إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ○

ٹیلیفون نمبر ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل - ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۶/۷۱ نمبر ۱۱۶ قیمت ۲ روپے

بدھ ۲ شعبان ۱۴۰۲ھ ۲۶ ہجرت ۱۳۶۱ھ ۲۶ مئی ۱۹۸۲ء

قدرتِ ثانیہ نمبر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس

قدرتِ ثانیہ کی بشارت

"یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہے ہمیشہ اِس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے .....

اور جس راستبازی کو وہ دُنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں اُن کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی اور ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں .....

..... سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے ..... تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اِس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔" (الوصیۃ)

نیز فرماتے ہیں: ـــــ "دوسرا طریق انزالِ رحمت کا ارسالِ مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفائے تا اُن کی اقتدا و ہدایت سے لوگ راہِ راست پر آجائیں اور اُن کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں۔ سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اِس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شقِ ظہور میں آجائیں۔"

(سبز اشتہار)

دین کا خلاصہ

ـــــ اطاعت!

ـــــ اطاعت!

ـــــ اطاعت!

قدرتِ ثانیہ کے دوسرے مظہر سیدنا حضرت فضل عمر نے فرمایا:۔

● "خوب یاد رکھو کہ اطاعت، اطاعت، اطاعت، خلاصہ ہے دین کا۔ جو شخص افسر کی اطاعت نہیں کرتا وہ سمجھ لے کہ اُس کی نمازیں اور اُس کے روزے اور اُس کا ایمان۔ اُسے کوئی فائدہ نہ دے سکے گا۔ وہ کفر کی سرحد پر کھڑا ہے اور ایک دھکے سے کافروں میں جا گرے گا اور اُس کی نمازیں اور اُس کے روزے اور اُس کی زکوٰۃ اور اُس کے صدقات اُس کے کسی کام نہ آسکیں گے۔ جو شخص نمازیں پڑھتا ہے، چندے دیتا ہے، زکوٰۃ ادا کرتا ہے، صدقات کرتا ہے اور دوسری نیکیاں بجا لاتا ہے مگر اُس میں یہ نقص ہے کہ وہ اطاعت اور فرمانبرداری نہیں کرتا تو وہ ایسے مقام پر کھڑا ہے جہاں ابلیس ہے۔" (الفضل ۱۵ جون ۱۹۴۴ء)

● "جس طرح وہی شاخ پھل لا سکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کر سکتی جو درخت سے جدا ہو اِسی طرح وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دُنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا بھی کام نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹہ کر سکتا ہے۔"

(الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۲۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲ شعبان ۱۴۰۲ھ

۲۶ ہجرت ۱۳۶۱ ہش

نہایت عظیم الشان انعامِ خداوندی

اور

اس کی حقیقی قدردانی

اللہ تعالیٰ نے اپنی مجسم قدرت سیدنا حضرت اقدس (اللہ تعالیٰ کی سلامتی ہو آپ پر) کی بعثت کے نتیجہ میں احمدی ہونے کی حیثیت میں ہمیں جن عظیم الشان انعاموں سے نوازا ہے ان میں سے ایک نہایت اہم اور مہتم بالشان انعام اس نے قدرت ثانیہ کے آسمانی نظام کی شکل میں عطا فرمایا ہے۔ اور اس نے ہمارے غلبۂ دینِ حق کی شاہراہ پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جانے اور فتوحاتِ عظیمہ سے مسلسل ہمکنار ہوتے چلے جانے کو اس آسمانی نظام کی حقیقی قدر کے ساتھ وابستہ فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس آسمانی نظام کے قیام سے قبل ہمیں سیدنا حضرت اقدس کے ذریعہ دو نہایت ہی عظیم الشان بشارتوں سے نوازا۔ آپ نے ہمیں مخاطب کر کے ان میں سے پہلی بشارت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوئے بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائیگا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو آخر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت سے پیش آئے گی، وہ آخر فتح یاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔"

(الوصیت صفحہ ۱۱، ۱۲)

حضرت اقدس نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اس ارشاد کے ذریعہ درمیانی زمانہ میں ابتلاؤں کے آنے کا ذکر کرنے کے بعد آخر فتح یاب ہونے اور برکتوں کے دروازے کھولے جانے اور خدا کے ہاتھ سے بوئے جانے والے بیج کے ایک بڑے درخت کی شکل اختیار کرنے اور اس کی شاخوں کے دُور دُور تک ساری دنیا میں پھیلنے کی بشارت سے ہمیں نوازا، اور پھر ابتلاؤں میں سرخرو ہونے، فتوحاتِ عظیمہ سے ہمکنار ہونے اور آسمانی برکتوں سے مالا مال ہونے کے ضمن میں حضور اقدس نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر ایک اور عظیم الشان بشارت بھی دی اور اس بشارت کے ذریعہ یہ امر ذہن نشین کرایا کہ فتوحات کے دروازے کھولنے اور برکتوں سے مالا مال کرنے کا خدا تعالیٰ خود سامان کرے گا اور اس کے لئے قیامت تک جاری رہنے والا ایک آسمانی نظام معرضِ وجود میں لائے گا اور اس نظام کی ساری باگ ڈور خود اس کے اپنے ہاتھ میں ہوگی۔ چنانچہ آپ نے مزید فرمایا:

"سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے، سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے۔ پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرتِ ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔" (الوصیت صفحہ ۸)

اس طرح حضور اقدس نے اس دوسری مہتم بالشان بشارت کے ذریعہ واضح فرما دیا کہ فتوحات کے دروازے کھلنے اور آسمانی برکتوں کے نازل ہونے کا وعدہ قدرت ثانیہ کے ظہور اور اس کے آسمانی نظام کی حقیقی قدردانی کے ساتھ وابستہ ہے۔ یہ آسمانی نظام جماعت میں قیامت تک قائم رہے گا۔ اور اس نظام کے ساتھ وابستگی اور اس کی کامل اطاعت کے نتیجہ میں جماعت غلبۂ دینِ حق کی شاہراہ پر مسلسل آگے بڑھتی چلی جائے گی اور اسے فتوحات پر فتوحات حاصل ہوتی چلی جائیں گی اور اس طرح جماعت بارش کی طرح برسنے والی برکتوں کی مورد بنتی چلی جائے گی۔

چنانچہ یہ قدرت ثانیہ کے آسمانی نظام ہی کی برکت ہے کہ وہ بیج جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی مجسم قدرت سیدنا حضرت اقدس کے ذریعہ اپنے ہاتھ سے بویا تھا آج ایک تناور درخت کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ اور اس کی شاخیں مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں پھیل کر کرۂ ارض پر سایہ فگن ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ ہر چند کہ خدائی انتباہ کے بموجب ابتلاء بھی ظاہر ہوتے ہیں، مصائب کے زلزلے بھی آتے ہیں اور حوادث کی آندھیاں بھی چلتی ہیں لیکن خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق ان ابتلاؤں مصائب اور حوادث میں سے جماعت کو بحفاظت گزار کے قدرتِ ثانیہ کے آسمانی نظام کی برکت سے اسے فتوحاتِ عظیمہ سے ہمکنار کرتا اور برکتوں کے دروازے کھولتا چلا آ رہا ہے۔ دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کی اشاعت ہو رہی ہے۔ مشرق و مغرب کے ممالک میں نئے مشن ہاؤس اور مساجد تعمیر ہو رہی ہیں۔ نہایت مخلص اور فدائی جماعتوں کا قیام عمل میں آ رہا ہے اور بالخصوص مغربی افریقہ میں درجنوں ہائر سیکنڈری سکولوں اور درجنوں ہی کی تعداد میں احمدیہ ہسپتالوں کے قیام سے وہاں ایک انقلاب عظیم برپا ہو کر نمایاں سے نمایاں تر ہوتا اور ایک دنیا کو محوِ حیرت بناتا چلا جا رہا ہے۔ اور اب تو سپین کو از سرِ نو اسلام کی آغوش میں لانے کی مہم ایک انقلاب انگیز موڑ پر پہنچ کر وہاں تہلکہ مچانے کا موجب بن چکی ہے۔

فرقان کا درجہ رکھنے والے اللہ تعالیٰ کے اس نہایت مہتم بالشان انعام کی حقیقی قدردانی ہمارا اولین فرض ہے کیونکہ اس کی قدردانی کے بغیر نہ ہم دینِ حق کو پیہم ملنے والی فتوحات میں حصہ دار بن سکتے ہیں اور نہ برکتوں کے ان دروازوں میں داخل ہونے کی سعادت سے بہرہ ور ہو سکتے ہیں جو قدرت ثانیہ کے آسمانی نظام کے طفیل مسلسل کھلتے چلے آ رہے ہیں۔ حقیقی قدر اس آسمانی نظام کی یہی ہے کہ ہم قدرت ثانیہ کے دامن کے ساتھ وابستہ رہتے ہوئے اپنی اس وابستگی کو نسلاً بعد نسلٍ پختہ تر کرتے چلے جائیں اور قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے کمال درجہ محبت کا تعلق استوار کر کے اطاعت کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے چلے جائیں، اسی میں ہماری کامیابی اور دینی و دنیوی فلاح اور عند اللہ سرخروئی کا راز مضمر ہے۔

فرمانبرداری بڑی اعلیٰ درجہ کی صفت ہے

قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل سیدنا حضرت مولانا نورالدین فرماتے ہیں:۔

"وہ آدمی جو فرمانبرداری میں غرق اور کسی بات کی پرواہ نہ کرے وہ ملے تو بے نظیر اکسیر ہے۔ فرمانبرداری بڑی اعلیٰ درجہ کی صفت ہے"

(خطبات نور جلد دوم صفحہ ۹۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مامورین اور اُن کے جانشینوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت نمائی کے جلوے دکھاتا ہے

اُن کی ظاہری کمزوری اور ضعف کی حالت آشکار کر دکھاتی ہے کہ خدائی تائید اُن کے ساتھ ہے

خدا کی دستگیری اُن کیلئے عجائب کام دکھلاتی ہے اور یہی ہمیشہ اُن کی پہچان ہوتی ہے

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ اوّل حاجی الحرمین سیدنا و امامنا حضرت مولانا نورالدین کا ایک پُرمعارف ارشاد

"ذرا ہادیٔ کامل صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت پر غور کرو۔ جب آپؐ نے دعوتِ حق شروع کی تنہا تھے۔ جیب میں روپیہ نہ تھا۔ بازو بڑے مضبوط نہ تھے۔ حقیقی بھائی کوئی نہ تھا۔ ماں باپ کا سایہ بھی سر سے اُٹھ چکا تھا اور اُدھر قوم کو دلچسپی نہ تھی۔ مخالفت حد سے بڑھی ہوئی تھی۔ مگر خدا کے لئے کھڑے ہوئے مخالفوں نے جس قدر ممکن تھے دُکھ پہنچائے۔ جلاوطن کرنے کے منصوبے باندھے۔ قتل کے منصوبے کئے۔ کیا تھا جو اُنہوں نے نہ کیا۔ مگر کس کو نیچا دیکھنا پڑا۔ آپؐ کے دشمن ایسے خاک میں ملے کہ نام و نشان تک مٹ گیا۔ وہ مُلک جو کبھی کسی کے ماتحت نہ ہوا تھا آخر کس کے ماتحت ہوا۔ اُس قوم میں جو توحید سے ہزاروں کوس دُور تھی توحید پہنچا دی اور نہ صرف پہنچا دی بلکہ منوا دی۔ خوف کے بعد امن عطا کیا۔ اُن کے بعد اُن کے جانشین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوئے۔ آپؓ کی قوم جاہلیت میں بھی چھوٹی تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم میں سے بھی نہ تھے۔ پھر کیونکر ثابت ہوا کہ خلیفہ حق ہیں۔ اسامہ کے پاس بیس ہزار لشکر تھا اُس کو بھی حکم دے دیا کہ شام کو چلے جاؤ۔ اگر اُسامہ کا لشکر موجود ہوتا تو لوگ کہتے کہ ۲۰ ہزار لشکر کی بدولت کامیابیاں ہوئیں نواحِ عرب میں ارتداد کا شور اُٹھا۔ تین مسجدوں کے سوا نماز کا نام و نشان نہ تھا۔ سب کچھ ہوا پر خدا نے کیسا ہاتھ پکڑا..... کیسا خوف پیدا ہوا کہ عرب مُرتد ہو گئے۔ مگر سب خوف جاتا رہا۔ کیوں؟ اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنائے تھے۔ اسی طرح ہمیشہ جب لوگ مامور ہو کر آتے ہیں تو خدا تعالیٰ کی قدرت نمائی ہے اُس کے ہاتھ کا تھامنا یہ دکھلا دیتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی حفاظت میں محفوظ ہوتا ہے۔ یاد رکھو جس قدر کمزوریاں ہوں وہ سب معجزات اور الٰہی تائید میں ہیں کیونکہ اِن کمزوریوں ہی میں تائید الٰہی کا مزہ آتا ہے اور معلوم ہو جاتا ہے کہ خدا کی دستگیری کیسا کام کرتی ہے۔ امیر دولت کے گھمنڈ سے مولوی علم کے گھمنڈ سے۔ کوئی منصوبہ بازیوں اور حکام کے پاس آنے جانے کے گھمنڈ سے اگر کامیاب ہوتے ہیں تو خدا کے بندے خدا کی مدد سے کامیاب ہوتے ہیں۔ اُن کے پاس سرمایۂ علوم اور سفر کے وسائل نہیں ہوتے مگر عالم ہونے کی لاف و گزاف مارنے والے اُن کے سامنے شرمندہ ہو جاتے ہیں اُن کے پاس کُتب خانے اور لائبریریاں نہیں ہوتیں وہ حکام سے جا کر ملتے نہیں۔ مگر وہ اُن سب کو نیچا دکھا دیتے ہیں جو اپنے رسوخ، اپنے معلومات کی وسعت کے دعوے کرتے ہیں۔ برادری اور قوم اُس کی مخالفت کرتی ہے مگر آخر یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی طرح اُن کو شرمندہ ہونا پڑتا ہے یہی ہمیشہ اُن کی پہچان ہوتی ہے۔"

(خطباتِ نور۔ جلد اوّل صفحہ ۱۲ تا ۱۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے فضل سے وہ دن بھی آنیوالے ہیں

خوشا کہ لب پہ ہے ہر دم رسولِ پاکؐ کا نام
الٰہی پہنچے مرا اُن کو صد ہزار سلام

وہی وسیلہ ابد تک ہیں، خلق و خالق میں
ملا انہیں کو ہے نبیوں میں یہ بلند مقام

جو بھیجتے ہیں نبیؐ پر سدا سلام و درود
انہیں پلاتا ہے حق خاص معرفت کے جام

ہے ختم اُن پہ نبوت بھی اور رسالت بھی
زہے نصیب کہ ہم اُن کے ہیں گدا و غلام

الٰہی بات یہ سمجھا دے اہلِ مغرب کو
ہے آج اُن کی ہر الجھن کا حل فقط اسلام

خدا کے فضل سے وہ دن بھی آنے والے ہیں
جہاں میں شرعِ محمدؐ کا جب کہ ہوگا قیام

ہر ایک قوم کی خوشحال زندگی ہوگی
پئیں گے سب مئے توحید کے چھلکتے جام

تمام لوگ مساوی حقوق رکھیں گے،
بنا سکے گا کسی کو نہ کوئی اپنا غلام

نہ امتیاز کوئی رنگ و نسل کا ہوگا
رہیں گے مل کے محبت سے جن و انس تمام

زر و زمین کے لالچ میں ہیں پڑے کچھ لوگ
وہ اور ہیں جنہیں ہے فکرِ غلبۂ اسلام

مقام اپنے خدا کا سمجھ سکے گا وہ کیا
نہیں جو سمجھا ابھی تک جہاں میں اپنا مقام

خدا کرے ہو میسر تجھے خود آگاہی
نہ پا سکے گا کبھی ورنہ قربِ ربِ انام

بشر ازل سے ابد تک ہے وحی کا محتاج
ہے عقل اندھی کرے رہبری نہ گر الہام

خدا کی نعمتِ عظمیٰ ہے شرعِ قرآنی
ہے اُس کے تابع حدیثِ محمدیؐ کا مقام

خرد کے مدِ نظر سینکڑوں نشیب و فراز
کلامِ حق میں ہیں بیّن سبھی حلال و حرام

اگرچہ ہے بڑا سرکش یہ نفسِ امارہ
ضمیر کو کبھی ہونے نہ دے تو اس کا غلام

ضمیر زندہ ہے آزاد قیدِ حرص و ہوا ہی
ضمیرِ مردہ کا نفسِ دنی ہے پیشِ امام

وفا کی راہ میں مرنا ہے گو بڑا ہی کٹھن
اسی سے ملتی ہے انسان کو حیاتِ دوام

چمن میں کانٹوں سے ہوتا ہے چاک دامنِ گل
نہیں وہ کرتا کبھی پھر بھی شکوۂ ایام

غموں کے بعد خوشی بھی ضرور آتی ہے
خزاں میں ہوتا ہے مضمر بہار کا پیغام

تری گھڑی تجھے دیتی ہے ہر گھڑی یہ پیام
فقط ہے شیب ہی تیرے شباب کا انجام

غلط ہے یہ کہ تو مختارِ کل ہے دنیا میں
نہ تیرے بس میں سحر ہے نہ اختیار میں شام

نہ اپنی مرضی سے آیا ہے تو نہ جائے گا
نہ ابتدا ترے بس میں تری نہ ہے انجام

یہ زندگی تری کس کام کی ہے اے صدیق
جو وقت پڑنے پہ آئے نہ تو کسی کے کام

(محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ)

دیکھ ناقدریٔ انعامِ خداداد نہ کر

سختیاں جھیل جا شکوۂ بیداد نہ کر
"لذتِ غم جو اٹھانی ہے تو فریاد نہ کر"

کام آئیں گے کسی وقت یہ اجزائے الم
ان کو اپنے سے جدا اے دلِ ناشاد نہ کر

یہ جو ملتی ہے تجھے جرمِ ضعیفی کی سزا
اس کو خاطر میں نہ لا منتِ صیاد نہ کر

نیم شب کام لے اشکوں سے کہ ہیں تیر ہدف
قیمتی وقت کو غفلت میں ہی برباد نہ کر

جو بھی حالات ہوں مانگ اپنے خدا کی نصرت
کسی انسان سے درخواستِ امداد نہ کر

میں نکل آؤں گا اس آگ سے کندن بن کر
بند تو جور و ستم اے ستمِ ایجاد! نہ کر

ناز کا تختۂ مشق ہونے پہ ہے ناز مجھے
عارضی حسن پہ ناز اتنا پری زاد نہ کر

اے بشر! نعمتِ عظمیٰ ہے خلافت کا نظام
دیکھ ناقدریٔ انعامِ خداداد نہ کر

کارفرما ہے عناصر میں بھی مرکز کا اصول
ہو کے مرکز سے جدا زندگی برباد نہ کر

شاخ سرسبز ہے جب تک ہے شجر سے پیوست
سوکھ جائیگی اسے کاٹ کے آزاد نہ کر

(رحمت اللہ شاکر۔ سیالکوٹ)

اُس مردِ خدا کیلئے اللہ سے دعا مانگ

شبنم کی نمی مانگ نہ کرنوں کی ضیا مانگ
گلہائے عقیدت کے تبسم کی ادا مانگ

گر ذوقِ طلب ہے تو شب و روز دعا مانگ
اللہ سے مانگ اور خلافت کی بقا مانگ

شیرازۂ ملت کی ہے بنیاد اخوت
ہر بندۂ مومن کے لئے صدق و صفا مانگ

جس شخص نے سینچا ہے محمدؐ کا گلستاں
اُس مردِ خدا کے لئے اللہ سے دعا مانگ

دنیا کے لئے مانگ ہر اک نعمتِ دنیا
اپنے لئے مانگے تو فقط صبر و رضا مانگ

گر تجھ کو نسیم اپنا بھلا مدِ نظر ہے
لازم ہے کہ ہر فرد کا دنیا میں بھلا مانگ

(نسیم سیفی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام عالی مقام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ: انوار قدرت ثانیہ

"آسمان سے بہت دودھ اترا ہے، محفوظ رکھو"

الہام سیدنا حضرت اقدس

"تشنہ روحوں کو پلا دو شربت وصل و لقا"

الہام حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

آسمانی یونیورسٹی

سیدنا حضرت اقدس (علیہ الف الف تحیۃ) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے جس عدیم المثال روحانی مائدہ یعنی علم کلام سے نوازا ہے اس کی عظمت و برتری کے طفیل اللہ تعالیٰ نے اس روحانی مائدہ کو پہلے جماعت احمدیہ میں اور پھر جماعت احمدیہ کے طفیل دنیا بھر میں جاری کرنے کا فیصلہ ازل سے مقدر کر رکھا ہے

ان آسمانی علوم کو اگر آسمانی یونیورسٹی سے تشبیہ دی جائے تو اس یونیورسٹی کے دو حصے قرار پاتے ہیں۔ ایک حصہ حضرت اقدس کے الہام میں **بیت الفکر** اور دوسرا حصہ **بیت الذکر** کہلاتا ہے۔ بیت الفکر ان علوم پر مشتمل ہے جو عقل، تدبر، غور و فکر اور دنیوی جد و جہد سے معلوم کئے جا سکتے ہیں اور ان کے ذریعہ حقائق الاشیاء تک رسائی ہو سکتی ہے۔ مگر بیت الذکر کا تعلق ان علوم کے ساتھ ہے جو محض ذاتی کاوش اور جد و جہد سے نہیں بلکہ دعا، انابت الی اللہ، خشیت اللہ، تضرع، ابتہال، خاکساری اور تواضع کی عاجزانہ راہوں کو اختیار کرنے کے نتیجہ میں حاصل ہوتے ہیں۔

بیت الفکر اور بیت الذکر کا دروازہ

قرآن عظیم نے کامیابی اور کامرانی کا یہ سنہری اصول بیان فرمایا ہے کہ

وَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا

(البقرہ: ۱۹۰)

گھروں میں ان کے دروازوں سے داخل ہونا چاہئے۔

یعنی کامیابی سے ہمکنار ہونے کے لئے صحیح راہیں اختیار کرنا ضروری ہے۔ اس قرآنی اصول پر اگر سورۃ نور کی آیت ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم کی روشنی میں غور و فکر کیا جائے تو ہم اس مینارِ نور تک بآسانی پہنچ سکتے ہیں کہ اس بیت الفکر اور بیت الذکر کے حقیقی دروازے قدرت ثانیہ کے مظہر ہی ہو سکتے ہیں اور کسے معلوم نہیں کہ آج کی دنیا کے پردہ پر ہمارے محبوب امام عالی مقام ایدہ اللہ ہی وہ مقدس اور خدانما وجود ہیں جن کو مظہر ثالث کے بلند مقام پر فائز کیا گیا ہے۔ آپ کے ذریعہ حضرت اقدس کے لائے ہوئے علوم قرآنی کی نئی سے نئی راہیں کھلتی جا رہی ہیں اور آپ کے پُر از حقائق و معارف ارشادات کے لفظ لفظ سے ان بیش قیمت اور بے شمار لعل و جواہر اور انمول اور چمکتے ہوئے موتیوں کا پتہ چلتا ہے۔ جو اگرچہ حضرت اقدس کے زندۂ جاوید لٹریچر میں تو موجود ہیں مگر ان کا انکشاف اور اس زمانہ کی جدید ضرورتوں اور تقاضوں کے مطابق بھرپور اظہار آپ ہی کے قلب مطہر پر ہو رہا ہے۔

انوارِ مصلحین کی نمایاں جھلک

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے اندازِ خطاب، اسلوب بیان اور لب و لہجہ میں حضرت احدیت جل شانہٗ کے ان برگزیدوں اور مقدسوں کے انوار کی جھلک پوری طرح نمایاں ہے جو بارگاہِ خداوندی سے اصلاحِ خلق کے لئے مامور ہو کر آتے ہیں اور اسی کے بلائے بولتے اور اسی کی راہنمائی میں کلام کرتے ہیں اور جن کا بہترین نمونہ اس دور میں حضرت اقدس کے ظہور سے ایک بار پھر پوری شان و شوکت جلوہ گر ہوا ہے۔ چنانچہ حضرت اقدس اپنی معرکۂ آرا کتاب "فتح اسلام" میں فرماتے ہیں۔

"یہ زبانی تقریریں جو سائلین کے سوالات کے جواب میں کی گئیں یا کی جاتی ہیں یا اپنی طرف سے محل اور موقع کے مناسب کچھ بیان کیا جاتا ہے یہ طریق بعض صورتوں میں تالیفات کی نسبت نہایت مفید اور مؤثر اور جلد تر دلوں میں بیٹھنے والا ثابت ہوا ہے یہی وجہ ہے کہ تمام نبی اس طریق کو ملحوظ رکھتے رہے ہیں اور بجز خدا تعالیٰ کے کلام کے جو خاص طور پر بلکہ قلبند ہو کر شائع کیا گیا باقی جتنے در مقالاتِ انبیاء ہیں وہ اپنے اپنے محل پر تقریروں کی طرح پھیلتے رہے ہیں۔ عام قاعدہ نبیوں کا یہی تھا کہ ایک محل شناس لیکچرار کی طرح ضرورتوں کے وقت میں مختلف مجالس اور محافل میں ان کے حال کے مطابق روح سے قوت پا کر تقریریں کرتے تھے مگر نہ اس زمانہ کے متکلموں کی طرح کہ جن کو اپنی تقریر سے فقط اپنا علمی سرمایہ دکھلانا مقصود ہوتا ہے یا یہ غرض ہوتی ہے کہ اپنی جھوٹی منطق اور سوفسطائی حجتوں سے کسی سادہ لوح کو اپنے پیچ میں لاویں اور پھر اپنے سے زیادہ جہنم کے لائق کریں۔ بلکہ انبیاء نہایت سادگی سے کلام کرتے اور جو اپنے دل سے اُٹھتا تھا وہ دوسروں کے دلوں میں ڈالتے تھے ان کے کلماتِ قدسیہ عین محل اور حاجت کے وقت پر ہوتے تھے اور مخاطبین کو شغل یا افسانہ کی طرح کچھ نہیں سناتے تھے بلکہ ان کو بیمار دیکھ کر اور طرح طرح کے آفاتِ روحانی میں مبتلا پا کر علاج کے طور پر ان کو نصیحتیں کرتے تھے یا حجج قاطعہ سے ان کے اوہام کو رفع فرماتے تھے اور ان کی گفتگو میں الفاظ تھوڑے اور معانی بہت ہوتے تھے۔ سو یہی قاعدہ یہ عاجز ملحوظ رکھتا ہے"

پھر فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ نے چندیں ہزار نبی اور رسول بھیجے اور ان کی شرفِ صحبت میں مشرف ہونے کا حکم دیا تاکہ ہر ایک زمانہ کے لوگ چشم دید نمونوں کو پا کر اور ان کے وجود کو مجسم کلام الٰہی مشاہدہ کر کے ان کی اقتداء کے لئے کوشش کریں .... جب کبھی محبت الٰہی اور خدا پرستی اور تقویٰ اور طہارت وغیرہ امور واجبہ میں فرق آتا رہا ہے مقدس لوگ خدا تعالیٰ سے وحی پا کر نمونہ کے طور پر دنیا میں آتے رہے ہیں اور یہ دونوں قضیے لازم و ملزوم ہیں کہ اگر خدا تعالیٰ کو ہمیشہ کے لئے اصلاحِ خلائق کی طرف توجہ ہے تو یہ بھی نہایت ضروری ہے کہ ایسے لوگ بھی ہمیشہ کے لئے آتے رہیں کہ جن کو خدا تعالیٰ محبوب

"خدا تعالیٰ نہایت کریم و رحیم ہے جو شخص اس کی طرف صدق و صفا سے رجوع کرتا ہے وہ اس سے بڑھ کر اپنا صدق و صفا اس سے ظاہر کرتا ہے ..... اور بباعث نہایت درجہ فنا فی اللہ ہونے کے اس کی زبان ہر وقت خدا کی زبان ہوتی ہے اور اس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہوتا ہے اور اگرچہ اس کو خاص طور پر الہام نہ بھی ہو تب بھی جو کچھ اس کی زبان پر جاری ہوتا ہے وہ اس کی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہوتا ہے کیونکہ نفسانی ہستی اسکی بکلی جل جاتی ہے اور سفلی ہستی پر ایک موت طاری ہو کر ایک نئی اور پاک زندگی اس کو ملتی ہے جس پر ہر وقت انوار الٰہیہ منعکس ہوتے رہتے ہیں" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴-۱۶)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد
ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی خاص توجہ سے بینائی بخشی ہو اور اپنی مرضیات کی راہ پر ثابت قدم کیا ہو۔ بلاشبہ یہ بات یقینی اور امورِ مسلّمہ میں سے ہے کہ یہ مہم عظیم اصلاحِ خلائق کی صرف کاغذوں کے گھوڑے دینے سے روبراہ نہیں ہو سکتی۔ اسی کیلئے اسی راہ پر قدم مارنا ضروری ہے جس پر قدیم سے خدا تعالیٰ کے پاک نبی مارتے رہے ہیں۔ اور اسلام نے اپنا قدم رکھتے ہی اس مؤثر طریق کو ایسی مضبوطی اور استحکام سے رواج دیا ہے کہ اس کی نظیر دوسرے مذہبوں میں ہرگز پائی نہیں جاتی..... سو اسی بناء پر یہ عاجز اس سلسلہ کے قائم رکھنے کے لئے مامور کیا گیا ہے..... تا دینِ حق۔ ناقل) کی روشنی عام طور پر دنیا میں پھیل جائے..... اسی کی بشارت دیکر خداوند خدا نے مجھے بھیجا اور کہا

بخرام کہ وقتِ تو نزدیک
رسید و پائے محمدیاں بر منارِ بلند تر محکم افتاد

ترجمہ:۔ اب ظہور کر اور نکل کہ تیرا وقت نزدیک آگیا اور اب وہ وقت آرہا ہے کہ محمدی گڑھے میں سے نکال لئے جاویں گے اور ایک بلند اور مضبوط مینار پر ان کا قدم ہوگا"

(فتح اسلام صفحہ ۲۴-۲۹۔ نزول المسیح صفحہ ۱۳۳)

ارشاداتِ امام کا عالمی پس منظر

ہمارے امامِ ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زبان مبارک سے حقائق و معارف کا جو بحرِ بیکراں جاری ہے اس کے تموّج میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے جس کا ایک زبردست عالمی پس منظر ہے اور وہ یہ کہ حضرت اقدس نے "الوصیت" میں اپنے بعد قدرت ثانیہ کی خوشخبری دیتے ہوئے یہ عظیم الشان پیشگوئی فرمائی تھی کہ:

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا، ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی، اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے"

اس الٰہی نوشتہ کے مطابق اقوامِ عالم کے امتِ واحدہ بننے کا زمانہ چونکہ قریب تر آگیا ہے اس لئے حضرت امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے جملہ ارشادات بھی خدا تعالیٰ کے تصرفِ خاص سے اسی مقصدِ عظیم کے گرد ہی چکر لگا رہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک طرف تو دوسرے تمام نظاموں اور ازموں پر دینِ مصطفیٰ کی بیمثال برتری اور فوقیت کو آفتابِ عالمتاب کی طرح اجاگر کر دکھایا ہے اور بنی نوع انسان کو اس حقیقت سے بھی آگاہ کر چکے ہیں کہ قرآن مجید وہ مکمل اور کامل کتاب ہے جس نے ہر شخص کی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی استعدادوں کو اپنے اپنے دائرہ میں انتہائی نقطۂ کمال تک پہنچانے کا انتظام فرمایا ہے۔

دوسری طرف حضور ایدہ اللہ تعالیٰ گذشتہ سترہ سال سے اپنے زندگی بخش کلمات اور انفاس قدسیہ کے ذریعہ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے ایک کروڑ سے زائد احمدیوں کی خصوصی تربیت اور راہنمائی فرما رہے ہیں تا وہ نرمی، اخلاق اور دعاؤں سے ہر فرد بشر کا دل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیت لیں اور دینِ حق اپنی تمام جزئیات اور تفصیلات کے ساتھ جملہ ادیانِ باطلہ پر غالب آجائے اور اپنے ہاتھوں تباہی اور بربادی کے سامان پیدا کرنے والی قومیں جلد سے جلد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں آجائیں اور ہر دو جہان کی جنتوں کی وارث بن جائیں۔

مطبوعاتِ امام کی عظمت

بلاشبہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے انقلاب انگیز خطابات کا ایک کثیر حصہ یا تو سلسلہ کے جرائد و رسائل میں ریکارڈ ہے یا غیر مطبوعہ ہے مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ حضور کے جو مقدس افکار عالیہ اور گرانمایہ فرمودات کتابی صورت میں منظر عام پر آچکے ہیں اور جن کی تعداد ۳۶ تک پہنچ چکی ہے وہ بھی علم و عرفان کا ایک لاثانی اور غیر فانی خزانہ ہیں جس پر ایک نظر ڈالتے ہی انسان اپنے تئیں ایک نئے عالم میں پاتا ہے اس کی روح وجد کر اٹھتی ہے دل و سینہ زندہ ایمان و عرفان سے منور ہو جاتا ہے اور زبان بے ساختہ پکار اٹھتی ہے کہ یہ "آسمانی دودھ" ہے جس کے محفوظ رکھنے کا ارشاد خود جناب الٰہی نے اپنے پاک الہام میں فرمایا ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۰) اور یہ وہ "شربتِ وصل و بقا ہے" جو دستِ قدرت نے "تشنہ روحوں" کے لئے تیار کیا ہے۔

بلند پایہ لٹریچر ایک نظر میں

ذیل میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز خطبات و تقاریر پر مشتمل بلند پایہ لٹریچر کی فہرست دی جاتی ہے جو مختلف اداروں کی طرف سے ۱۹۶۵ء سے اب تک کتابی صورت میں شائع ہو چکا ہے اور خلافت لائبریری اور شعبۂ تاریخ احمدیت میں موجود ہے یہ لٹریچر جیسا کہ مندرجہ تفصیل سے ظاہر ہوگا قریباً ۱۹۹۰ صفحات پر محیط ہے اور اکثر ڈیمی آفسٹ طباعت کا شاہکار ہے۔ حضور کی بعض مقبول عام مطبوعات کے تراجم دنیا کی مندرجہ ذیل اہم زبانوں میں بھی شائع ہو چکے ہیں۔

انگریزی۔ جرمن۔ ڈچ۔ فرنچ۔ سپینش۔ ایڈونیشن۔ کوریئن (فجی)۔ جاپانی۔ سواحیلی۔ تامل۔ ڈچ۔

۱۹۶۵-۶۶ء

(۱) "تین اہم امور"
(خطبات ۲۱ جنوری ۱۹۶۶ء، ۳۰ اپریل ۱۹۶۶ء، ۱۷ دسمبر ۱۹۶۵ء) صفحات ۲۷ ناشر نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ

(۲) "تحریک جدید دفتر سوم کا اجراء اور صدر انجمن کے چندوں کی صحیح بجٹوں کی تیاری اور بروقت وصولی کے متعلق زریں ہدایات"
(خطبہ ۲۲ اپریل ۱۹۶۶ء صفحات ۱۱ ناشر وکالت مال تحریک جدید و نظارت بیت المال آمد

(۳) "قرآنی انوار"
(خطبات از ۲۴ جون تا ۱۶ ستمبر ۱۹۶۶ء) صفحات ۱۰۸ ناشر نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ باہتمام مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب مینیجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین ربوہ

(۴) "مجاہدہ"
(خطبہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۶ء) صفحات ۱۵ ناشر وکالت مال تحریک جدید انجمن احمدیہ

(۵) "خطبہ صدارت"
جلسہ تقسیم انعامات و اسناد تعلیم الاسلام کالج ربوہ (۱۹۶۶ء) صفحات ۸ ناشر تعلیم الاسلام کالج ربوہ

۱۹۶۷ء

(۶) "تعمیر بیت اللہ کے ۲۴ عظیم الشان مقاصد"
(خطبات از ۳۱ مارچ ۱۹۶۷ء تا ۱۶ جون ۱۹۶۷ء) صفحات۔ ناشر نظارت اصلاح و ارشاد باہتمام مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب مینیجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین ربوہ

(۷) "امن کا پیغام اور ایک حرف انتباہ"
(تقریر ۲۸ جولائی ۱۹۶۷ء وانڈز ورتھ ہال لنڈن) صفحات ۱۶ ناشر نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ

(۸) "احمدی خواتین سے (حضور ایدہ اللہ .....) کا اہم خطاب"
(تقریر ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۷ء صفحات ۳۲ ناشر شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

۱۹۶۸ء

(۹) "اعلان سال نو تحریک جدید ۲۵/۲۵/۴"
(خطبہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۸ء صفحات ۱۶ ناشر وکالت مال تحریک جدید ربوہ

۱۹۶۹ء

(۱۰) "تعلیم القرآن کے دوسرے دور کا آغاز"
(خطبہ ۲۶ اپریل ۱۹۶۹ء) صفحات ۱۶ ناشر نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ۔

(۱۱) "عظمت قرآن پاک"
قرآن کریم ہی ہماری زندگی اور روح ہے
(خطبہ ۲۸ مارچ ۱۹۶۹ء صفحات ۸ ناشر نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ

(۱۲) "اسلام کے اقتصادی نظام کے اصول اور فلسفہ"
(خطبات ۱۹۶۹ء) صفحات ۱۳۶ ناشر نظارت اصلاح و ارشاد باہتمام (مولانا) ابوالمنیر نورالحق صاحب) مینیجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین ربوہ

۱۹۷۰ء

(۱۳) "ربوہ کے ماحول کو پاکیزہ رکھیں"
(خطبہ ۹ جنوری ۱۹۷۰ء) صفحات ۳۵ ناشر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

(۱۴) "صفات باری کے مظہر اتم، انسانیت کے محسن اعظم کی عظیم روحانی تجلیات"
(خطبہ ۲۰ مارچ ۱۹۷۰ء صفحات ۲۱ ناشر نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ

(۱۵) "احمدی ڈاکٹروں سے بصیرت افروز خطاب"
(تقریر ۳۰ اگست ۱۹۷۰ء) صفحات ۴۵ ناشر مجلس نصرت جہاں ربوہ

(۱۶) "ایک سچے اور حقیقی خادم کے بارہ اوصاف"
(تقریر ۱۶ اکتوبر ۱۹۷۰ء) صفحات ۱۲ ناشر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

۱۹۷۱ء

(۱۷) "حالات حاضرہ کے متعلق ایک اہم خطبہ"
(خطبہ ۲۶ نومبر ۱۹۷۱ء) صفحات ۱۵ ناشر نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ

(۱۸) "پاکستان انتہائی قربانیوں کا مطالبہ کر رہا ہے"
(خطبہ ۳۱ دسمبر ۱۹۷۱ء) صفحات ۸ ناشر نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ

۱۹۷۲ء

(۱۹) "مجلس خدام الاحمدیہ کی سالانہ تربیتی کلاس سے (حضور ایدہ اللہ .....) کا خطاب"
(خلاصہ تقریر ۷ جون ۱۹۷۲ء صفحات ۸ ناشر شعبہ زود نویسی ربوہ

(۲۰) "لجنہ اماء اللہ کے پندرہویں سالانہ مرکزی اجتماع سے بصیرت افروز خطاب"
(تقریر ۱۸ نومبر ۱۹۷۲ء) صفحات ۲۵ ناشر شعبۂ اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

۱۹۷۳ء

(۲۱) "مقام محمدیت کی تفسیر"
(خطبہ ۳۰ مارچ ۱۹۷۳ء صفحات ۱۳ ناشر نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

(۲۲) "کشمیر اسمبلی کی ایک قرارداد پر تبصرہ"
(خطبہ ۴ مئی ۱۹۷۳ء) صفحات ۱۶ ناشر نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ

(۲۳) "تعلیم القرآن اور وقف عارضی کی اہمیت"
(۱۹۶۶ء تا ۱۹۷۳ء کے خطبات کے اہم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقتباسات) صفحات ۴۸ ناشر نظارت اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن و وقف عارضی) ربوہ

۱۹۷۴ء

(۲۴) "حقوق انسانی اور آئین پاکستان"

(خطبہ ۲۱ جون ۱۹۷۴ء) صفحات ۲۲ ناشر جماعت احمدیہ لاہور

۱۹۷۵ء

(۲۵) "جلسہ سالانہ کی دعائیں"

(۱۹۶۵ء سے ۱۹۷۵ء تک) صفحات ۱۱۲ ناشر نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

(۲۶) "احمدی خواتین سے بصیرت افروز خطاب"

(تقریر ۲۷ دسمبر ۱۹۷۵ء) صفحات ۱۵ ناشر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

۱۹۷۶ء

(۲۷) "اسلام کو ترک کرنیوالے کا سلسلہ احمدیہ (مبایعین خلافت) سے کوئی تعلق نہیں"

(خطبہ ۳۰ اپریل ۱۹۷۶ء) صفحات ۱۷ ناشر نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ ربوہ

۱۹۷۸ء

(۲۸) "ہمارے عقائد"

(تقریر ۲۲ اکتوبر ۱۹۷۸ء) صفحات ۲۶ ناشر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

(۲۹) "ہمارے لئے خدا اور محمدؐ ہی کافی ہیں"

(خطبہ ۱۵ دسمبر ۱۹۷۸ء) صفحات ۷ ناشر احمد اکیڈمی ربوہ

(۳۰) "اسلام مذہبی آزادی اور آزادی ضمیر کا ضامن ہے"

(خطبات ۲۵ دسمبر ۱۹۷۸ء و ۱۲ جنوری ۱۹۷۹ء) صفحات ۵۴ ناشر مجیب الرحمان صاحب درد ۴ میکلوڈ روڈ لاہور۔

(۳۱) "المصابیح"

(تقاریر برائے لجنہ اماء اللہ ۱۹۶۵ء تا ۱۹۷۸ء) صفحات ۳۵۲ ناشر شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

۱۹۷۹ء

(۳۲) "پیغام بھارت کے دکھی احمدیوں کے نام"

(۵ مئی ۱۹۷۹ء) صفحات ۱۴ ناشر سیٹھ محمد الیاس صاحب یادگیری ریاست کرناٹک

(۳۳) "جماعت سے خطاب"

(فرمودہ سالانہ اجتماع انصار اللہ ۱۹۷۹ء) صفحات ۱۶ ناشر مجیب الرحمٰن صاحب درد ۴ میکلوڈ روڈ لاہور

۱۹۸۰ء

(۳۴) "مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے چھتیسویں سالانہ اجتماع سے اختتامی خطاب"

(تقریر ۹ نومبر ۱۹۸۰ء) صفحات ۱۹ ناشر عبد القدوس اثنانی بیت الظفر ۷-۶۷ یونٹ ۶ لطیف آباد حیدر آباد سندھ

(۳۵) "دورۂ مغرب ۱۴۰۰ھ"

(حضور کے شہرۂ آفاق تبلیغی و تربیتی دورہ ۱۹۸۰ء کی ایمان افروز روداد اور مبارک ارشادات کا دلآویز مرقع) صفحات ۵۶۰ مرتبہ:۔ مسعود احمد خان صاحب دہلوی مدیر "الفضل" ناشر سید عبد الحی صاحب نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف ربوہ

۱۹۸۱ء

(۳۶) "افتتاحی خطاب"

(جلسہ سالانہ ۱۹۸۱ء) صفحات ۸ ناشر مسجد فضل لنڈن

THE LONDON MOSQUE,
16 GRESSN HALL ROAD,
LONDON SW18 5QL,
S.W ENGLAND

ہمارا دینی فرض

جماعت احمدیہ کو اپنے مقدس امام ذوالقرنین وقت سیدی ناصر الدین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے جو بے پناہ محبت و عقیدت ہے اس کی مثال کسی اور جگہ ملنا ممکن نہیں۔ مگر اس محبت کو جذباتی سے زیادہ عملی ہونا چاہیئے جس کی سوائے اس کے اور کوئی صورت نہیں کہ ہر احمدی اس محبت کا اس رنگ میں مظاہرہ کرے کہ جونہی کوئی لفظ وہ اپنے پیارے امام کے منہ سے سنے اس پر کما حقہٗ عمل پیرا ہوئے بغیر اسے قرار نہ آسکے۔ کیونکہ خدا کے مقرر کردہ امام کی آواز پر لبیک کہنا روحانی زندگی کا ثبوت ہے اور ذرہ برابر غفلت روحانی موت کی علامت ہے۔

پس آئیے ہم یہ عہد کریں کہ ہم حضور کے خطبات اور فرمودات کو ہمیشہ ہی اپنے دل میں جگہ دیں گے اور اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک علم و معرفت کے اس گلستان سے ساری دنیا کو معطر نہیں کر دیں گے جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چودھویں صدی ہجری کے اختتام پر فرمایا تھا کہ:۔

"چودھویں صدی نے تو ہمیں دنیا جہان کے خزانے دیدیئے پندرھویں صدی میں دنیا جہان کے ان خزانوں کو دنیا میں لٹا کر ہم نے دنیا کو فتح کرنا ہے تاکہ کوئی ہمیں کنجوس نہ کہے کہ خزانے ملے تھے اور ہم نے بانٹ کر نہیں کھائے ہم سارے انسانوں کے گھروں تک، ان کے دلوں تک، ان کے ذہنوں تک رحمتوں کے، برکتوں کے، فضلوں کے خدا کی رضا کے وہ خزانے پہنچائیں گے یہ ہمارا عزم ہے آج اور دعا ہے کہ اللہ اسے پورا کرنے کی ہمیں توفیق عطا کرے آمین"

(اختتامی خطاب صفحہ ۱۹)

عطائے بے حساب آئے گی آخر

ہوائے انقلاب آئے گی آخر
دلیلِ لاجواب آئے گی آخر

اگر گردوں سے گرداں رہی تو
زمیں زیرِ عتاب آئے گی آخر

دروغِ مصلحت آمیز کب تک؟
حقیقت بے نقاب آئے گی آخر

گدائے راہ! صدائے چند روزہ
عطائے بے حساب آئے گی آخر

وفا کی، پیار کی، پیاسی ہے دنیا
سرِ راہِ شباب آئے گی آخر

اٹھے گا ایک دن آنکھوں سے پردہ
رہ و رسمِ حجاب آئے گی آخر

ہر آئینِ جہاں ناکام ہوگا
صدائے "الکتاب" آئے گی آخر

★ ——— عبد المنان ناہید

امامِ دورِ حاضر کی زیارت کو چلے آؤ

امامِ دورِ حاضر کی زیارت کو چلے آؤ
حصولِ نورِ دل، نورِ بصارت کو چلے آؤ

یہاں تقویٰ شعار و نیک دل انسان رہتے ہیں
خدا کے پاک لوگوں کی رفاقت کو چلے آؤ

خوشا قسمت کہ پھر سے زندگی کا راز پایا ہے
حصولِ نیکی و یمن و سعادت کو چلے آؤ

امامِ ناصرِ احمد نے پھر تم کو پکارا ہے
خدا کے دین کی امداد و اعانت کو چلے آؤ

یہ "وقفِ عارضی" علم و عمل کی زندگانی ہے
حصولِ کامرانی و سعادت کو چلے آؤ

جہاں میں احمدیت کامیاب و کامراں ہوگی
رہِ ایمان و عرفان و ہدایت کو چلے آؤ

یہاں جو شوق آئے دولتِ تسکین پاتا ہے
سکونِ دل، حصولِ استقامت کو چلے آؤ

(ناصر احمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک تاریخی دن

حضرت اقدس کی وفات پر جماعت احمدیہ کا پہلا اجماع نظامِ قدرتِ ثانیہ پر ہوا

اس نظام سے برکت حاصل کر کے ہی روحانی انقلاب حاصل ہو سکتا ہے:

مکرم عزیز الرحمٰن خالد صاحب
مربی سلسلہ وہاڑی

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کا دن جماعت احمدیہ کے لئے نہایت بھاری دن تھا۔ یہ وہ دن تھا جب اس آخری دور کے حکم و عدل سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مشیت ایزدی سے سنت ماموریں کے مطابق اپنے مشن کی تکمیل کے بعد اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون

یہی وہ دن تھا جبکہ جماعت اور خاندان حضرت اقدس بلکہ اسلام کے ساتھ سچی ہمدردی رکھنے والے اپنے اور بیگانے سبھی ایک گہرے صدمے سے دوچار ہوئے۔ اس ناگہانی صدمہ کے وقت جماعت کی کیفیت بوجہ شدت غم ناقابلِ بیان تھی جماعت احمدیہ کے لئے یقیناً یہ دن انتہائی آزمائش اور سخت ابتلاء کا دن تھا۔ کہ ایک جری اللہ جو دین کی خدمت کا جذبہ لے کر اٹھا تھا۔ اور نہ صرف ہندوستان بلکہ بیرون برصغیر میں بھی اس کی صداقت کا چرچا عام ہونے لگا تھا وہ شخص جو ہندوؤں آریہ سماجیوں، برہمو سماجیوں عیسائیوں اور دیگر ادیان باطلہ کے خلاف دینِ حق کی صداقت کا جیتا جاگتا ثبوت اور عظیم الشان نشان تھا۔ جس کا وجود قرآن کے اوصاف کی سچی تصویر تھا، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپ ہی کے عشق میں سرشار رہتا تھا۔ جو ہر وقت دین کے دشمنوں کے لئے ہر محاذ پر سینہ سپر رہا اور دشمنان رسولؐ کے لئے وہ ہمہ وقت شمشیر برہنہ ثابت ہوا جو خود بھی گالیاں سن کر دعائیں دیتا اور جماعت کو بھی یہی تعلیم دیتا تھا مگر آنحضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والے پر شیر کی طرح ٹوٹ پڑتا۔

سچ ہے سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی وفات ایک عالم کی موت تھی۔ ایسے وقت میں اس کشتی نوح کو ایک ایسے ناخدا کی ضرورت تھی جو اسے بھنور سے نکال کر کنارِ عافیت سے ہمکنار کر سکتا۔ اس یتیم جماعت کو ایسے روحانی باپ کی شدت سے ضرورت تھی جو اس جماعت کی دلجوئی کر سکے اور اس کی روحانی رنگ میں راہنمائی سر انجام دے سکے۔

۲۷ مئی جماعت احمدیہ کے لئے نہایت اہم سوال بن کر آیا تھا۔ اور سب سے اہم مسئلہ جو درپیش تھا وہ حضرت اقدس کی وفات کے بعد آپ کے نائب اور جانشین کے انتخاب کا معاملہ تھا۔ پوری جماعت کی توجہ محض خدائی تصرف کے تحت ابتداء سے ہی ایک ایسے وجود کی طرف اٹھ چکی تھی جس نے اپنے دنیوی کاروبار اور شاہی نوکری کو خیرباد کہہ کر ہمیشہ کے لئے اپنے آقا کی غلامی و شاگردی کا عہد کر رکھا تھا۔ یہ وجود سیدنا حضرت مولانا نورالدین صاحب بھیروی کا تھا۔ بلکہ تاریخ احمدیت کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ نظام قدرتِ ثانیہ کے مخالفین جن کی مخالفت قدرتِ ثانیہ کے دور ثانی میں کھل کر سامنے آئی) کو بھی پہلے ہی سے حضرت مولانا نورالدین صاحب کی خلافت کا اقرار تھا اور عملی طور پر چھ سال تک بیعت میں رہنے سے انہوں نے ثابت کر دکھایا۔ کہ واقعی حضرت مولانا نورالدین صاحب کی قیادت برحق تھی اور اسکے بغیر جماعت کا وجود برقرار نہ رہتا۔

مسلمہ حقیقت

یہ ایک حقیقت ہے پوری قوم کو نظام قدرتِ ثانیہ کے پرچم تلے جمع کرنے کی منظم اور جماعتی سطح پر تحریک اٹھانے کا خیال خواجہ کمال الدین صاحب کو آیا۔ جنہوں نے آج سے تقریباً ۷۴ سال قبل ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت اقدس کے جسدِ خاکی کے قادیان پہنچتے ہی باغ میں بیعتِ خلافت کے لئے جناب مولوی محمد علی صاحب کو تحریک کی۔ اور ذکر کیا کہ

"یہ تجویز ہوئی ہے کہ حضرت اقدس ..... کے جانشین حضرت مولوی نورالدین صاحب ہوں"

اس پر مولوی محمد علی صاحب نے کہا "بالکل صحیح ہے" مزید کہا "کہ مولوی صاحب (مولوی نورالدین صاحب ناقل) ہی مناسب اور ہر طرح سے اس بات کے اہل ہیں"

پھر خواجہ صاحب نے کہا کہ "یہ تجویز بھی ہوئی ہے کہ سب احمدی ان کے ہاتھ پر بیعت کریں"

اس پر مولوی محمد علی صاحب چونکے ہوئے اور کہا۔

"اس کی کیا ضرورت ہے۔ جو لوگ نئے سلسلہ میں داخل ہونگے۔ انہیں بیعت کی ضرورت ہے اور یہی الوصیت کا منشاء ہے"

خواجہ صاحب نے کہا کہ "چونکہ وقت بڑا نازک ہے۔ ایسا نہ ہو کہ جماعت میں تفرقہ پیدا ہو جائے۔ احمدیوں کے حضرت مولوی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لینے میں کوئی حرج بھی نہیں ہے" (حقیقت اختلاف ص۲۹ مصنف مولوی محمد علی صاحب)

تب مولوی محمد علی صاحب بھی بیعت کے لئے رضامند ہو گئے

آیئے حقیقت پر مبنی احمدیت کے اس پہلے تاریخی اجتماع کا مزید جائزہ لیں کہ یہ بیعت کیسے، کہاں اور کس کس نے کی۔

جناب خواجہ کمال الدین صاحب جو اسوقت اس اہم گتھی کو سلجھانے میں پیش پیش تھے۔ مولوی محمد علی صاحب کو قائل کر لینے کے بعد ان کے ہمراہ صدر انجمن احمدیہ کے دیگر اکابرین مثلاً شیخ رحمت اللہ صاحب ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو ساتھ لے کر نواب محمد علی خانصاحب کے پرانے مکان جہاں ایک زمانہ میں لائبریری اور حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کا آفس بھی ہوا کرتا تھا پہنچے۔

مکرم خواجہ صاحب نے مکرم شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کے ذریعہ مولوی محمد احسن صاحب امروہوی کو بلا بھیجا۔ اور پوچھا کہ جس طرح آنحضرتؐ کی تکفین و تدفین سے قبل صحابہؓ نے حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی تھی اسی طرح ہم حضرت مولوی نورالدین صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لیں۔

مکرم مولوی محمد احسن صاحب نے اس کی پوری پوری تصدیق کی اور تائید کی نیز مشورہ دیا کہ حضرت میاں بشیرالدین محمود احمد صاحب سے بھی مشورہ کر لیا جائے چنانچہ حضرت صاحبزادہ صاحب بلوائے گئے، آپ نے بھی اتفاق رائے کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مولوی صاحب سے بڑھ کر کوئی نہیں۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیفہ ضرور ہونا چاہیئے۔ اور حضرت مولوی صاحب ہی خلیفہ ہونے چاہئیں۔

(اصحاب احمد جلد دوم)

تاریخ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ جناب خواجہ کمال الدین صاحب جماعت کی طرف سے نمائندہ کی حیثیت سے حضرت اماں جان (نور اللہ مرقدہا) کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو حضرت اماں جان نے بھی یہی فرمایا کہ حضرت مولوی صاحب سے بڑھ کر کون اس قابل ہو سکتا ہے کہ حضرت اقدس کا جانشین ہو۔

(اخبار بدر ۲ رجون ۱۹۰۸ء)

قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل کی خدمت میں

اب ہر طرف سے تسلی کر لینے کے بعد جناب خواجہ صاحب دیگر ساتھیوں کے ہمراہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کی خدمت میں گول کمرہ میں حاضر ہوئے اور مناسب رنگ میں بیعت خلافت کے لیے عرضداشت کی۔ حضرت مولوی صاحب نے کچھ تامل کے بعد فرمایا

"میں دعا کے بعد جواب دوں گا"

چنانچہ آپ نے پانی منگوایا۔ وضو کیا۔ اور حضرت نواب محمد علی صاحب کے مکان میں ہی غربی جانب دالان میں نفل نماز ادا کی اور سجدہ میں گر کر خوب روئے، جبکہ اس دوران وفد باہر صحن میں انتظار کرتا رہا۔

نماز سے فراغت کے بعد حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ چلو وہیں چلتے ہیں جہاں ہمارے آقا کا جسد اطہر ہے اور جہاں ہمارے بھائی انتظار میں ہیں۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحب تمام حاضرین سمیت باغ میں تشریف لے گئے جہاں حضرت اقدس کی نعش مبارک رکھی ہوئی تھی

(الفضل ۲۳ فروری ۱۹۵۵ء)

اس جگہ جماعت کے دیگر افراد ارد گرد جمع تھے، جہاں حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے کھڑے ہو کر تمام جماعت کی طرف سے ایک تحریر پڑھی جس میں مولانا نورالدین صاحب کی خدمت میں بیعت کی درخواست تھی اور اسی تحریر پر سبھی اکابر کے دستخط ثبت تھے

(بدر ۲ رجون ۱۹۰۸ء)

قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل کی پہلی تقریر

احباب جماعت کی درخواست سننے کے بعد حضرت مولانا نورالدین صاحب نے قرآنی آیات

ولتکن منکم امۃ یدعون
الی الخیر و یامرون
بالمعروف و ینھون
عن المنکر:۔

تلاوت فرمائی اور ایک لمبی تقریر فرمائی جس میں خلافت کی برکات اہمیت اور ضرورت بیان کرتے ہوئے بے شمار مثالوں سے واضح کیا کہ ساری خوبیاں وحدت میں ہیں اور وحدت خلافت سے ہی وابستہ ہے۔ پھر آپ نے یہ فرمایا کہ میری پہلی زندگی پر غور کر لو۔ میں نے کبھی بھی امام بننے کی خواہش کا اظہار نہیں کیا میں اپنی حالت سے خوب واقف ہوں اور میرا رب مجھ سے بھی زیادہ واقف ہے۔ میں دنیا میں ظاہرداری کا خواہشمند نہیں۔ میں ہرگز ایسی باتوں کا خواہشمند نہیں۔ اگر خواہش ہے تو صرف یہ کہ میرا مولیٰ مجھ سے راضی ہو جائے.....

بیعت کی حقیقت

فرمایا کہ۔

اگر تم میری بیعت ہی کرنا چاہتے ہو تو سن لو کہ بیعت بک جانے کا نام ہے.... بیعت کرنا ایک مشکل امر ہے ایک شخص دوسرے کے لیے اپنی تمام حریت اور بلند پروازیوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کا نام عبد رکھا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جناب ابوبکرؓ کے زمانہ میں عرب میں ایسی بلا پھیلی تھی کہ سوا مکہ اور مدینہ کے سخت شور اٹھا۔ مکہ والے بھی مرتد ہونے لگے مگر وہ بڑی پاک روح تھی جسنے انہیں کہا اسلام لانے میں تم سب سے پیچھے ہو۔ مرتد ہونے میں کیوں پہلے بنتے ہو.....

حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہیں میرے باپ کے اوپر جو پہاڑ گرا ہے وہ کسی اور پر گرتا تو چکنا چور ہو جاتا۔ پھر بیس ہزار کی جماعت مدینہ میں موجود تھی چونکہ آنحضرتؐ حکم دے چکے تھے کہ ایک لشکر روانہ کرنا ہے پس اس کو بھیج دیا اور اپنی قوم کا یہ حال تھا مگر خدا تعالیٰ نے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھلایا ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم کا زمانہ آگیا۔

حضور فرماتے ہیں

"اس وقت بھی اس قسم کا واقعہ پیش آیا ہے میں چاہتا ہوں کہ دفن (حضرت اقدس کے) ہونے سے پہلے تمہارا کلمہ ایک ہو جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکرؓ کے زمانے میں صحابہؓ کرام کو بہت سی مساعی جمیلہ کرنی پڑیں۔

پھر فرمایا:۔

اب تمہاری طبیعتوں کے رخ خواہ کسی طرف ہوں تمہیں میرے احکام کی تعمیل کرنی ہوگی۔ اگر یہ بات تمہیں منظور ہو تو میں طوعاً وکرھاً اس بوجھ کو اٹھاتا ہوں۔ بیعت کی دس شرائط بدستور قائم ہیں۔ ان میں خصوصیت سے میں قرآن مجید کو سیکھنے اور زکوٰۃ کا انتظام کرنے واعظین بہم پہنچانے اور ان امور کو جو وقتاً فوقتاً اللہ میرے دل میں ڈالے شامل کرتا ہوں پھر تعلیم دینیات۔ دینی مدرسہ کی تعلیم میری مرضی اور منشاء کے مطابق کرنا ہوگی۔

اور میں اس بوجھ کو صرف اللہ کے لیے اٹھاتا ہوں جسنے فرمایا:۔

ولتکن منکم امۃ یدعون
الی الخیر۔

یاد رکھو کہ ساری خوبیاں وحدت میں ہیں جس کا کوئی دین نہیں وہ مر چکی"

(الحکم ۶ رجون ۱۹۰۸ء)

بڑی ہی قابل غور ہے سیدنا حضرت مولانا نورالدین کی یہ تقریر اسمیں بڑی بنیادی اور زریں نصائح ہیں کہ اگر جماعت احمدیہ میں سے کسی نے خلافت کی قدر نہ کی اور اسکی شناخت میں غفلت سے کام لیا تو خدا کی اس نعمت کی قدر کرنے والی اور قومیں بھی تیار ہو رہی ہیں۔ اگر آج ہم نے اس الٰہی نظام

AL-FURQAN MOTORS LIMITED
Authorised Dealers of National Motors Ltd.
For Genuine TOYOTA Parts

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی
پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ کراچی۔۳۔
فون: ۷۴۶۰۹

بے اولاد نرینہ اولاد سے محروم دکھی عورتوں کے لیے پُر امید واحد علاج گاہ
دواخانہ حکیم نظام جان
زیر نگرانی: حکیم انوار احمد جان، چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
فون: ۷۳۹۹۷

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
حکیم انوار احمد جان
جانشین و فرزند حکیم نظام جان جو کہ حضرت والد صاحب کی حسب تمنا دواخانہ کے اسی نام سے دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے تقاضوں کو پورا نہ کیا اور امام جماعت کی آواز پر ہر وقت کان نہ دھرا اور اسکی قدر دانی نہ کی تو مغرب کے اُفق پر مشرق کے انتہار میں ایسی بستیاں قدرت ثانیہ کی برکات سے روشناس اور منور ہو رہی ہیں جو اپنے ایمانوں میں غیر معمولی اضافے کے ساتھ امام جماعت پر اپنی جانیں نچھاور کرنے پر آمادہ ہیں۔

ہماری جماعت بفضلہ تعالیٰ بیشتر ایسے احباب پر مشتمل ہے جنہوں نے حضرت اقدس کی پاک تحریرات۔ خلفاء کے ارشادات اور ملفوظات کی روشنی میں اپنی اور اپنی اولاد کی اصلاح پر کافی توجہ دے رکھی ہے۔ اور اگر کوئی حصہ جماعت کا ایسا ہے۔ جو شمع خلافت کی روشنی سے صحیح طور پر استفادہ نہیں کر رہا تو اس کو اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہیئے۔ اس کی ایک بڑی وجہ عدم تربیت ہے جو والدین اور جماعت کے عہدیداران کا فرض ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعتوں میں ہمیشہ خلافت کی برکات اور اہمیت کو واضح کیا جاتا رہے اور ایسی مجالس کا انعقاد عمل میں لایا جائے جو ایمان افروز ہوں اور نظام قدرت ثانیہ کی اہمیت اور اس کی برکات ہر شخص کے دل میں جاگزیں کر دیں۔ یاد رکھیں کہ جماعت میں خلافت کی شان پہچان کر ہی ہم اپنے اندر عظیم روحانی انقلاب پیدا کر سکتے ہیں۔

اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ صحابہؓ والا ایمان برقرار رکھا جائے اپنی اولادوں نسلوں میں یہ روح پھونکتے رہنا چاہیے کہ الامام جنۃ یقاتل من ورائہ کہ امام جماعت کے لئے ڈھال ہوتا ہے اس کے احکامات کی تعمیل میں ہی جد وجہد کرنی چاہیئے۔

یہ ساری باتیں اس وقت اثر کریں گی جب ہم میں اور ہماری آئندہ نسلوں میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں علم کی فضیلت و برتری کا احساس اجاگر ہو۔ اور پھر علم بھی بغیر تقویٰ اور خشیت کے ایک لعنت بن جایا کرتا ہے بالخصوص ایسے مواقع پر جب خشیت اور تقویٰ اللہ کا فقدان ہو کئی خشک علم کے دعویدار بھٹک جایا کرتے ہیں۔

اس قسم کی مثال رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ہمیں ملتی ہے۔ حضور کی بعثت سے قبل ایک شخص فکر کے خلاف وعظ کیا کرتا تھا۔ لیکن جب حضرت خاتم الانبیاء عربوں کے سردار مبعوث ہوئے تو کس نے اس شخص کو اسلام کی طرف دعوت اور تلقین کی۔ تو اس نے جواب دیا کہ شرک کے مٹانے کے لئے جو محنت اور جدوجہد میں نے کی ہے۔ کسی اور نے نہیں کی۔ پس اگر کوئی شخص دنیا میں نبی ہوتا تو وہ میں ہوتا۔ یہ شخص (حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نبی کیونکر بن گیا۔ اب دیکھیں وہ شخص گو توحید کی اہمیت کو سمجھتا تھا۔ اس کا علم بھی رکھتا تھا۔ لیکن عدم خشیت اللہ کے باعث اسلام لانے سے محروم رہا۔

گو یہ بات حقیقت پر مبنی ہے کہ علم بغیر خشیت اللہ کے ایک لعنت اور عذاب بن جایا کرتا ہے کئی لوگ ہیں جو قرآن جانتے ہیں مگر بالآخر گمراہ ہو جاتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو دعا سکھائی ہے کہ خدایا ہمیں موت دینا تو ایمان کی حالت میں ہی دینا۔ ورنہ ہمارے سارے اعمال رائیگاں جائیں گے۔

پیارے بھائیو! ضرورت اس امر کی ہے کہ حضرت اقدس اور آپ کے خلفاء کے ارشادات پر تعہد اور سختی سے عمل پیرا ہوں۔ اور اپنی آئندہ نسلوں کی فکر کریں کیونکہ یہی وہ فرقہ ہے جس کا نام نہ صرف اس کرۂ ارضی کے کناروں تک پہنچ چکا ہے بلکہ آسمان کے رجسٹروں میں بھی اس کا نام عزت کیساتھ لکھا جا چکا ہے اور حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ پیشگوئی کے مطابق ما انا علیہ و اصحابی کا مصداق ہے اور یہ سب کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں اور برکات کے طفیل ہے۔

اللھم صلّ علی محمدٍ وعلی آل محمدٍ وبارک وسلم انک حمیدٌ مجیدٌ۔

حینک سے نجات
سرمہ طفیل قیمت ۱۱/ روپے
موتیا کا بغیر اپریشن علاج۔ دھند۔ جالا۔ ککرے آنکھوں سے پانی بہنا۔ نظر کی کمزوری۔ آنکھوں کی ہر بیماری کے لئے بے حد مفید۔
حکیم محمد طفیل رجسٹرڈ سابق صدر طبیہ کمیٹی جوہی حال کوئٹہ کلاتھ گولبازار۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ
رجسٹرڈ نمبر ۱۴۵۹۷-ہ

جسم و جان
بنانے ہڈیوں کے ڈھانچہ جسموں پر گوشت پوست پیدا کرنے پوری غذا جزو بدن بنانے، گالوں کا پچکا پن دور کرنے، دل، دماغ، پھیپھڑے، جگر، گردہ، مثانہ، معدہ، انتڑیاں اور لبلبہ کی اصلاح کرنے بچوں کو طاقتور بنانے بھوک بڑھانے، بکثرت خون پیدا کرنے اور ہر قسم کی کمزوری دور کرنے کیلئے "پیور الفلفا ٹانک کورس" ٹکیاں اور پینے کی دوا بے حد مفید ہے۔
قیمت ۲۰/ ڈاک سے ۲۴/
شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت نافلۂ موعود کا دور

غیر معمولی الٰہی نشانات کا دور ہے

قدرت ثانیہ کے بابرکت ظہور کا پس منظر

۲۷ مئی کا دن بین الاقوامی جماعت احمدیہ کیلئے خصوصی اہمیت کا حامل ایک خوشی کا دن ہے۔ اس روز آج سے تہتر سال قبل سیدنا حضرت اقدس ..... کی وفات کے اگلے روز یعنی ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو توحید خالص پر قائم ہونے والے ہم احمدی مومنوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے قدرت ثانیہ کے بابرکت روحانی نظام سے نوازا تھا۔ جس کے تیسرے عظیم مظہر سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نافلہ موعود ایدہ اللہ الودود کے بابرکت وجود کے ذریعہ آج دنیا کے قریباً ڈیڑھ صد ممالک میں پھیلے ہوئے ایک کروڑ ہم احمدی مومن عاشقانہ طور پر ایک ہی امام کے ہاتھ پر جمع ہو کر اور بنیان مرصوص بن کر پندرھویں صدی ہجری میں اشاعت و غلبۂ دین حق اور عالمگیر روحانی انقلاب کے قیام کے لئے عظیم قربانیاں پیش کرنے کی سعادت پا رہے ہیں جن کی بدولت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج افق عالم پر غلبۂ حق کا سورج طلوع ہو چکا ہے!

"قدرت ثانیہ" کی اصطلاح سے ممکن ہے بعض لوگ واقف نہ ہوں اس سے مراد خلافت کا روحانی نظام ہے جسے ایک خاص حکمت کی بناء پر قدرت ثانیہ کا نام دیا گیا ہے جس کی وضاحت کرتے ہوئے اس زمانہ کے حکم اور عدل نے اپنی کتاب رسالہ الوصیت میں فرمایا ہے کہ ہمارا قادر اور قدیر خدا ہمیشہ سے دو قسم کی قدرتیں ظاہر فرماتا رہا ہے جن میں سے ایک قسم قدرت اولیٰ ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء اور رسولوں کے ذریعہ ظاہر فرماتا رہا ہے اور دوسری قسم قدرت ثانیہ ہے جسے اللہ تعالیٰ انبیاء اور رسولوں کے بعد ان کے جانشینوں کے ذریعہ ظاہر فرماتا رہا ہے

قدرت اولیٰ و قدرت ثانیہ کی غرض و غایت

اللہ تعالیٰ کی قدرت اولیٰ اور قدرت ثانیہ کے ظہور کی غرض و غایت یہی ہوتی ہے کہ تا خدا تعالیٰ کے بندے اپنے خالق و مالک کا صحیح عرفان حاصل کر کے اس پر حقیقی ایمان لا کر اور خدا کے احکام پر چل کر اور مخلوق کی سچی ہمدردی اور خیر خواہی کر کے اللہ تعالیٰ کے پیار کی جنت کو حاصل کریں یہی پیدائش انسانی کی غرض اور مذہب اور دین کا خلاصہ اور لب و لباب ہے۔ جب لوگوں کی اکثریت پیدائش انسانی کی اس غرض

مذہب اور دین کا خلاصہ اور لب لباب ہے۔ جب لوگوں کی اکثریت پیدائش انسانی کی اس غرض اور مذہب اور دین کی روح اور مغز کو بھول جاتی رہی تو اصلاح خلق کے لئے اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً اپنے انبیاء اور رسولوں کو مبعوث فرماتا رہا اور انبیاء اور رسولوں کے بعد ان کی برکات کو تادیر اور لمبے زمانہ تک جاری رکھنے کے لئے ان کے خلفاء اور جانشینوں کو کھڑا کرتا رہا جنکی تائید و نصرت میں اللہ تعالیٰ اپنے غیر معمولی نشانات اور معجزات ظاہر فرما کر اپنے دست قدرت کا ثبوت دیتا رہا ہے جسے علی الترتیب اللہ تعالیٰ کی قدرت اولیٰ اور قدرت ثانیہ کہتے ہیں۔

اس مادی دنیا میں افسوس ہے بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو ماورا مادہ الٰہیات یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اور الٰہی جلووں کے قائل نہیں ہوتے۔ ایسے لوگ جب خدا تعالیٰ کو ہی نہیں مانتے تو لازماً اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور ان کے خلفاء کے بھی قائل نہیں ہوتے ایسے مادہ پرست لوگوں کے نزدیک انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ جو انقلابات بھی ظہور میں آتے ہیں وہ اس وجہ سے نہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی روحانی طاقت حاصل ہوتی ہے بلکہ ان مادہ پرست لوگوں کے نزدیک انبیاء اور رسول نیچر سے اور فطرتاً ایک انقلاب انگیز قوت (DYNAMIC FORCE) لے کر پیدا ہوتے ہیں جن کے ذریعہ دنیا میں اگر انقلاب آتا ہے تو وہ بھی اس لئے کہ اس وقت خود دنیا ایک انقلاب کو چاہتی ہے ورنہ ان انبیاء

"قدرتِ اولیٰ" اور "قدرتِ ثانیہ" کی اصطلاحیں اور ان میں پوشیدہ حکمتیں

مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد
مربی سلسلہ سابق مبلغ جزائر فیجی:

کو خدا کی کوئی تائید حاصل نہیں ہوتی اس طرح کی ابہریت اور انکار خدا اور خدا کی قدرتوں سے انکار کے خیالات جب عام ہونے لگتے ہیں اور اکثریت گمراہ اور مادہ پرست ہو جاتی ہے تو ایسے وقت میں اللہ تعالیٰ اپنی قادرانہ ہستی کے ثبوت میں وقتاً فوقتاً انبیاء علیہم السلام اور ان کے بعد اُن کے جلیل القدر جانشینوں کو کھڑا کر کے ان کی تائید و نصرت میں اپنی غیر معمولی قدرت کے نشانات کو ظاہر فرماتا ہے جیسا کہ سیدنا حضرت اقدس ..... نے فرمایا ہے

؎ قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اُس بے نشان کی چہرہ نمائی یہی تو ہے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرتِ اولیٰ کا ظہور

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قادرانہ ہستی کے ثبوت میں فرمایا ہے

وَجَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً (سورۃ روم آیت ۵۵)

یعنی اللہ تعالیٰ انتہائی ضعف اور کمزوری کی حالت میں اپنی قادرانہ ہستی کا ثبوت دیتا ہے۔ اس امر کا مشاہدہ اور جلوہ ہم انبیاء علیہم السلام کی بعثت پر کمال شان سے دیکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے تمام انبیاء اور رسول مثلاً حضرت آدمؑ، حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جب دنیا میں مبعوث ہوئے تو وہ ظاہری حالات کے لحاظ سے انتہائی ضعف اور کمزوری کی حالت میں یک و تنہا اصلاح خلق کے لئے کھڑے کئے گئے۔ ان کے اپنے اور پرائے سب ایک ہو کر ان کی مخالفت میں اکٹھے ہو گئے۔ شدید مخالفت کے طوفانوں میں ان تمام انبیاء علیہم السلام کے کامیاب و کامران ہونے اور غالب آجانے کے بارے میں ظاہری حالات کے لحاظ سے کوئی دنیاوی آنکھ رکھنے والا تصور بھی نہیں

کر سکتا مگر قادر خدا نے ان تمام انبیاء اور رسولوں کو کامیاب و کامران اور غالب کر کے اپنی قدرتِ اولیٰ کا ہاتھ دکھایا ہے!

چار ہزار سال قبل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت میں نمرود بادشاہ نے اپنی ظاہری بادشاہت اور طاقت کے گھمنڈ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال کر جلا دینے کی کوشش کی مگر قادر خدا نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بچا کر اپنی قدرت کا ہاتھ دکھایا۔ تین ہزار سال قبل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں فرعون اٹھا خدا تعالیٰ نے اسے اس کے تمام لشکر سمیت بحرۂ احمر میں غرق کر کے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھایا۔ یہ فرعون آخری وقت چونکہ ایمان لے آیا تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے اس کی نعش کو درس عبرت کے لئے محفوظ رکھنے کا وعدہ فرمایا جو آج بھی اس کے دست قدرت سے اس فرعون کی نعش مصر کے عجائب گھر میں موجود ہے! آج سے ۱۴۰۰ سو سال قبل سید الانبیاء والمرسلین حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں ابو لہب۔ ابو جہل، عتبہ، شیبہ اور تمام صنادید عرب اٹھے مگر قادر خدا نے انہیں ہلاک کر کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بے نظیر کامیابی عطا فرما کر اپنی قدرت کا ہاتھ دکھایا۔ اس زمانہ میں حضرت اقدس ..... ایک اُمتی کی حیثیت سے حکم اور عدل بن کر تشریف لائے تو اللہ تعالیٰ نے قدم قدم پر آپ کی تائید و نصرت فرما کر اپنی قدرت کا ہاتھ دکھایا تا اس زمانہ میں پھر سے خدا تعالیٰ کے بندے خدا تعالیٰ پر رسمی اور اسمی ایمان لانے کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بجائے حقیقی ایمان لاکر اور اللہ تعالیٰ کے احکام پر صحیح رنگ میں عمل کر کے اور مخلوق کی سچی ہمدردی اور خیر خواہی کر کے اللہ تعالیٰ کے پیار کی جنت کو حاصل کریں۔

اللہ تعالیٰ کی قدرتِ ثانیہ کا ظہور

شدید مخالف حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور رسولوں کا کامیاب اور کامران ہونا اور غالب آجانا اللہ تعالیٰ کی قادرانہ ہستی کا واضح ثبوت اور اس کی دستِ قدرت کا روشن نشان ہے جس طرح ہر سعید فطرت انسان کو ایمان اور یقین حاصل ہوتا ہے۔ مگر دنیا میں بعض لوگ ایسے بھی ہوتے رہے ہیں جن کی آنکھیں روحانی بینائی سے خالی تھیں اور وہ قادر خدا پر ایمان نہ رکھتے تھے۔ ایسے لوگ انبیاء علیہم السلام کی غیر معمولی کامیابیوں پر بھی یہ کہتے رہے ہیں کہ انبیاء اور رسول جو شدید مخالفتوں کے باوجود کامیاب ہوئے ہیں تو وہ کسی الٰہی تائید سے نہیں بلکہ اس لئے کامیاب ہوئے کہ خود انبیاء اور رسول نیچر سے ایک انقلاب انگیز قوت لے کر پیدا ہوئے تھے اور اس زمانہ میں خود دنیا چونکہ انقلاب چاہتی تھی لہٰذا وہ رسول کامیاب و کامران ہو گئے یہ کہہ کر یہ مادہ پرست لوگ مزید یہ بھی کہتے رہے کہ مومنوں کی کامیابی اور جمعیت اگر قائم ہے تو صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے انقلاب انگیز وجودوں سے قائم ہے اگر یہ وجود نہ رہیں اور فوت ہو جائیں تو ان کے ساتھ ہی ان کی جماعتیں بھی ختم ہو جائیں ——! جب اس قسم کے خیالات پھیل کر عام ہونے لگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے نبی اور رسول کو وفات دے کر واپس بلا لیتا ہے اور اس کی وفات سے مومنوں کی جماعت کے لئے پھر سے شدید مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں اور دشمن زور پکڑ لیتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب یہ جماعت نیست و نابود ہو جائے گی۔ ایسے سخت ابتلاء اور آزمائش کے وقت خود نبی کی جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہ اختیار کر لیتے ہیں۔ تب ایسے سخت ابتلاء اور سخت گھبراہٹ اور مشکلات اور پھر سے انتہائی ضعف اور کمزوری کی حالت میں اللہ تعالیٰ اس نبی اور رسول کے خلیفہ اور جانشین (جو بادی النظر لوگوں کی نگاہ میں کمزور اور ناتواں ہوتا ہے) کو کھڑا کر کے اور قدم قدم پر اس کی غیر معمولی تائید و نصرت فرما کر دوسری مرتبہ اپنی قدرت کو ظاہر فرماتا ہے اور پھر سے گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے اور اپنے دستِ قدرت سے مومنوں کے خوف کی حالت کو امن سے بدل دیتا ہے۔ اور پھر سے کمزور جماعت کو نبی اور رسول کی وفات کے بعد اس کے خلیفہ اور جانشین کے ذریعہ قوت و استحکام عطا کر کے قادر خدا اپنی قدرت کا دوسرا نمونہ دکھاتا ہے اور کہتا ہے کہ تم سمجھتے تھے کہ یہ جماعت نبی اور رسول کے وجود اور اس کی DYNAMIC FORCE اور اس کی ذاتی قابلیت اور خوبیوں سے قائم تھی ایسا نہیں بلکہ جماعت کو میں نے ہی قائم کیا تھا اور میں نے ہی اسے کامیاب کیا تھا اور اب دیکھ لو نبی اور رسول فوت ہو گیا ہے اور تم یہ سمجھتے تھے کہ یہ جماعت تباہ و برباد ہو جائے گی مگر دیکھ لو میں اس نبی اور رسول کے ایک کمزور وجود کو خلیفہ اور جانشین بنا کر اسے پھر وجود کو خلیفہ اور جانشین بنا کر اسے پھر سے شدید مخالف حالات کے باوجود کامیاب کر کے بتا دیتا ہوں کہ میں قادر ہوں اور میرے ہی دستِ قدرت سے نبی اور رسول کامیاب ہوا تھا۔ اور میرے ہی دستِ قدرت سے نبی اور رسول کا یہ کمزور و ناتواں خلیفہ و جانشین اور اس کی کمزور جماعت پھر سے شدید مخالف حالات کے باوجود کامیاب ہو جائے گی! اس طرح کی دو قدرتیں اللہ تعالیٰ قدیم سے ظاہر فرماتا رہا ہے اور ہر نبی اور رسول کے بعد اس کے خلیفہ اور جانشین کو کھڑا کر کے قادر و قدیر خدا ہمیشہ سے اپنی زبردست قدرت کا دوسرا نمونہ اور دوسرا ہاتھ دکھاتا رہا ہے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت یوشع کے وقت میں اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات کے بعد پطرس کے وقت میں اور سید الانبیاء والمرسلین حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وقت میں ہوا۔ اور ایسا ہی اس زمانہ کے مأمور ربانی کی وفات کے بعد حضرت مولانا نورالدین صاحب کے ذریعہ جماعت احمدیہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ قدرت سے تاقیامت غیر منقطع دائمی قدرتِ ثانیہ کا سلسلہ جاری فرمایا ہے جس کے بارے میں قبل از وقت اس زمانہ کے حکم و عدل نے تحریر فرمایا ہے:

"اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے ..... تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا"

(الوصیت صفحہ ۶ — ۷)

اور مزید فرمایا:۔

"میں خدا تعالیٰ کی مجسم قدرت ہوں۔ میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے"

(الوصیت)

سیدنا حضرت اقدس ..... (اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہزاروں ہزار بار سلامتی رحمت اور برکت آپ پر نازل ہو) کی اس پیشگوئی کے عین مطابق اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مولانا نورالدین صاحب کے بابرکت وجود کے ذریعہ ہم احمدی مومنوں کو تاقیامت منقطع ہوئے بغیر دائمی قدرتِ ثانیہ کے بابرکت روحانی نظام سے نوازا ہے جس کی بشارت قرآن کریم کی سورۃ نور کی آیت استخلاف میں ہے اور جس کی بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں ان الفاظ میں دی گئی ہے کہ

ثم تکون الخلافۃ علی منہاج النبوۃ۔

(مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

آیتِ استخلاف

اللہ تعالیٰ نے آج سے چودہ سو سال قبل قرآن کی سورۃ نور کی آیت ۵۶ (جسے آیت استخلاف بھی کہا جاتا ہے) میں یہ وعدہ فرمایا تھا کہ تم میں سے جو مومن اور اعمال صالحہ بجا لانے والے ہونگے انہیں وہ اسی طرح خلافت کی نعمت عطا فرمائے گا جس طرح اس نے

"ہر مرض کی دوا ہے"

اس ارشادِ نبوی کی روشنی میں ربع صدی کی میڈیکل ریسرچ کے نتائج کا نچوڑ۔ رسالہ کیور ٹیو سسٹم آف میڈیسن۔ سلور جوبلی کی خوشی میں میڈیکل لائن اور تعلیمیافتہ طبقہ کی خدمت میں بلا قیمت پیش ہے۔ پرانی امراض (CHRONIC DISEASES) کی پونے دو سو کیورز CURES (۱۵/- فی کیور) مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔ ان میں سر۔ دماغ۔ آنکھ۔ ناک۔ کان۔ دانتوں۔ گلے۔ سینہ۔ دل۔ گردوں اور دیگر اعضاء کی مخصوص کیورز کے علاوہ نظامِ ہضم کی مندرجہ ذیل کیورز بھی شامل ہیں:۔ DIGESTIVE SYSTEM CURES

کمی خون کی کیور۔ انیمیا کیور	ANEAMIA CURE	متلی کی کیور۔ ریچنگ کیور	RETCHING CURE
اپنڈے سائٹس کی کیور۔ اپنڈیکس کیور	APPENDIX CURE	معدہ کے السر کی کیور۔ سٹامک السر کیور	STOMACH ULCER CURE
پیٹ درد۔ گردہ وغیرہ کی کیور۔ کالک کیور	COLIC CURE	قے کی کیور۔ وامیٹنگ کیور	VOMITING CURE
پرانی قبض کی کیور۔ کانسٹی پیشن کیور	CONSTIPATION CURE	پیٹ کے کیڑوں کی کیور۔ ورمز کیور	WORMS CURE
پرانے اسہال کی کیور۔ ڈائریا کیور	DIARRHEA CURE	بواسیر خونی و بادی کی کیور۔ پائلز کیور	PILES CURE
پرانی پیچش کی کیور۔ ڈائی سینٹری کیور	DYSENTERY CURE	سخت مسوں کی کیور۔ ہیمورائیڈز کیور	HEMORRHOIDS CURE
بڑے پیٹ کی کیور۔ انلارجڈ ابڈومن کیور	ENLARGED ABDOMEN C.	بکثرت بواسیری خون کی کیور۔ ہیمرج کیور	HEMORRHAGE CURE
پیٹ کی گیس کی کیور۔ فلیٹیولینس کیور	FLATULENCE CURE	چیر اور کٹاؤ کی کیور۔ فشر کیور	FISSURE CURE
معدہ و سینہ کی جلن کی کیور۔ ہارٹ برن کیور	HEART BURN CURE	ناسور۔ بھگندر کی کیور۔ فسٹولہ کیور	FISTULA CURE
ہچکی کی کیور۔ ہک کف کیور	HICCOUGH CURE	کانچ نکلنے کی کیور۔ پروپیسس کیور	PROLAPSUS CURE
بدہضمی کی کیور۔ ان ڈائی جیشن کیور	INDIGESTION CURE	مقامی خارش کی کیور۔ اینس اچ کیور	ANUS ITCH CURE
یرقان کی کیور۔ جانڈس کیور	JAUNDICE CURE		

وضاحت:۔ متعدد تکالیف کی کیورز اکٹھی استعمال ہو سکتی ہیں۔

نوٹ:۔ تمام کیور ٹیو میڈیسنز خصوصاً کیورز CURES کی بڑھتی ہوئی مانگ پوری کرنے سے ہمارا موجودہ سیلز سٹاف قاصر ہے اس لئے ڈاکٹرز، پریکٹیشنرز، ہومیوپیتھس، حکماء اور میڈیکل سٹورز براہِ راست ہیڈ آفس کو آرڈر دے سکتے ہیں۔ پیکنگ اور پارسل وغیرہ کے اخراجات کمپنی خود ادا کریگی۔ حتیٰ کہ آرڈر پر ٹکٹ کی بھی ضرورت نہیں۔ بہتر کمیشن، فراخدلانہ بونس، فری لٹریچر اور بڑی لاگتوں پر ڈھیروں مراعات کیلئے آج ہی رابطہ قائم کیجئے۔ مختلف شہروں اور علاقوں سے مزید سیلز آفیسرز اور سیلز ایجنٹس کی درخواستیں مطلوب ہیں۔

ضمانتِ معیار:۔ کیور ٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ کا نشان فون ۶۰۶

آپ کو معلوم ہو کہ

ہمارے دواخانہ

میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز کا نام اب

مشہور دواخانہ

رجسٹرڈ

زیر نگرانی حکیم عبدالحمید اعوان جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان

ہو چکا ہے:

خدمت کی راہوں پر رواں دواں: دیرینہ خادم

چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ — فون: ۷۴۸۴۴

بالمقابل ایوان محمود ربوہ — فون: ۶۳۸

۷۱۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷

قلعہ کالر ضلع سیالکوٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس سے پہلے لوگوں کو یہ نعمت عطا فرمائی تھی۔ اس عظیم الٰہی وعدہ اور قرآنی آیت کے مطابق آج یہ روحانی نظام اللہ تعالیٰ نے صرف جماعت احمدیہ کو عطا کیا ہے جو اس بات کا واضح اور روشن ثبوت ہے کہ آج جماعت احمدیہ کے افراد من حیث الجماعت اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن اور اعمال صالحہ بجالانے والے ہیں تبھی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآنی وعدہ کے مطابق آج صرف جماعت احمدیہ کو قدرتِ ثانیہ کا بابرکت روحانی نظام عطا فرمایا ہے آج دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جس کا دنیا بھر میں ایک ہی واجب الاطاعت امام ہے جس کے بابرکت وجود سے ساری دنیا کے احمدی مومن مخلصانہ طور پر وابستہ ہو کر اور یک جان ہو کر احیاء اسلام کے لئے عظیم خدمات سرانجام دے رہے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ قبول فرما کر ان کے ثمرۃ العقول نتائج اکنافِ عالم میں پیدا فرما رہا ہے جن کی بنا پر وہ دن قریب سے قریب تر آ رہے ہیں جبکہ تمام دنیا کی اقوام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت جھنڈے تلے جمع ہو کر ملتِ واحدہ بنا دی جائیں گی۔ اور ساری زمین اللہ تعالیٰ کے نور سے جگمگا اٹھے گی۔ وما ذٰلک علی اللہ بعزیز۔

قدرتِ اولیٰ اور قدرتِ ثانیہ کے لفظ میں حکمت

اس موقعہ پر اس امر کا اظہار کرنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء کرام کو اللہ تعالیٰ کی قدرتِ اولیٰ کا مظہر اور انبیاء کی وفات کے بعد ان کے جانشینوں کو اللہ تعالیٰ کی قدرتِ ثانیہ کا مظہر جو قرار دیا گیا ہے وہ بلا حکمت نہیں ہے۔ انبیاء کرام کو اللہ تعالیٰ کی قدرتِ اولیٰ کا مظہر اور جانشینوں کو اللہ تعالیٰ کی قدرتِ ثانیہ کا مظہر اس خاص حکمت کی بنا پر قرار دیا گیا ہے تا دنیا پر ظاہر کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور ان کے جانشین کوئی معمولی وجود نہیں ہوتے۔ کیونکہ انہیں خود خدا تعالیٰ اپنے دستِ قدرت سے کھڑا کرتا ہے اور وہ خدا کی حفاظت میں گویا خدا کی دو انگلیوں کے درمیان ہوتے ہیں۔ اور وہ مبارک وجود اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر ہوتے ہیں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک حدیث قدسی میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

اردت ان استخلف
فخلقت آدم

یعنی میں نے ارادہ کیا کہ کسی کو اپنی صفات کا مظہر اور خلیفہ بناؤں سو میں نے آدم کو پیدا کیا۔ اس حدیثِ قدسی کی رو سے حضرت آدم علیہ السلام خلیفۃ اللہ اور مظہر خدا تھے۔ قرآن کریم کی آیت

یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ
فی الارض۔

(سورۃ ص آیت ۲۷) کی رو سے حضرت داؤد علیہ السلام بھی خلیفۃ اللہ اور مظہر خدا تھے۔ صرف یہی نہیں بلکہ ایک حدیث کی رو سے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی اور رسول جو اصلاحِ خلق کے لئے تشریف لائے وہ بھی خلیفۃ اللہ اور مظہر خدا تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ قدرت سے کھڑا کیا تھا اور وہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کی قدرتِ اولیٰ کے مظہر تھے۔

اسی طرح قرآن کریم میں سورۃ نور کی آیت استخلاف میں یستخلفنھم کی رو سے انبیاء کرام کے جانشینوں کو بھی اللہ تعالیٰ (مومنوں کے واسطہ سے) خود اپنے دستِ قدرت سے کھڑا کرتا ہے اور قدم قدم پر اللہ تعالیٰ اپنے دستِ قدرت سے ان کی تائید و نصرت فرماتا ہے۔ اسی بناء پر انبیاء کرام کے جانشین اللہ تعالیٰ کی قدرتِ ثانیہ کے مظہر ہوتے ہیں۔ جن کی مخلصانہ وابستگی میں ہی مومنوں کی تمام تر ترقیات وابستہ ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے انبیاء کرام اور ان کے جانشین چونکہ اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت سے کھڑے کئے جاتے ہیں اس لئے وہ بہت ہی مبارک اور بابرکت وجود ہوتے ہیں جنہیں نیک اور سعید فطرت لوگ قبول کر کے اور ان سے برکت حاصل کر کے اپنی دائمی حیات کا سامان پیدا کرتے ہیں مگر کچھ لوگ اپنی ظاہری طاقت، مال و دولت اور بادشاہت اور اقتدار کے گھمنڈ میں ان کا مقابلہ کر کے خود اپنی تباہی اور بربادی کے سامان کر لیتے ہیں۔ مذاہب عالم کی تاریخ اس قسم کے واقعات سے بھری پڑی ہے جس سے ہر سعید فطرت انسان اس امر کو بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے مامورین اور ان کے جانشین کوئی معمولی انسان نہیں ہوتے انہیں خود خدا تعالیٰ کھڑا کرتا ہے اور وہ ہر آن اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتے ہیں۔ اور ان سے مقابلہ کرنا خود خدا تعالیٰ سے مقابلہ کرنا ہوتا ہے۔!

جیسا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک پاک حدیث میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعض محبوب بندے ایسے ہوتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نوافل کو بھی عمدگی سے ادا کرتے ہوئے اس اعلیٰ روحانی مقام کو حاصل کر لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ میرے محبوب بندے ایسے ہیں کہ میں ان کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتے ہیں، میں ان کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتے ہیں اور میں ان کے پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے وہ چل کر کہیں جاتے ہیں اور وہ مقربین الٰہی اللہ تعالیٰ کے اس قدر محبوب ہو جاتے ہیں کہ بخاری کتاب الرقاق میں ایک حدیث قدسی ہے۔

ما عادلی ولیا فاذنتہ بالحرب

یعنی جو شخص میرے اس محبوب ولی سے مقابلہ کرنا چاہتا ہے تو میں اس کے لئے یہ اعلان کر دیتا ہوں کہ اس محبوب ولی سے مقابلہ کرنا اس سے نہیں بلکہ خود میرے ساتھ مقابلہ کرنا ہے اور جو شخص میرے ساتھ مقابلہ کرنا چاہتا ہے تو وہ آزما کر دیکھ لے کہ اس مقابلہ اور جنگ کا نتیجہ کیا نکلتا ہے!

یہی وہ اعلیٰ روحانی مقام ہے جس کا ذکر کرتے ہوئے امام آخر الزمان حکم و عدل نے فرمایا ہے کہ جس طرح ایک لوہے کے ٹکڑے کو جب آگ میں ڈال دیا جاتا ہے تو تھوڑی دیر کے بعد وہ لوہا آگ کی حرارت اور رنگ اختیار کر لیتا ہے۔ بعینہٖ اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور ان کے جانشین جو علی الترتیب اللہ تعالیٰ کی قدرتِ اولیٰ اور قدرتِ ثانیہ کے مظہر ہوتے ہیں وہ عشقِ الٰہی میں اللہ تعالیٰ کے رنگ میں اس قدر رنگین ہوتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے مظہر ہو جاتے ہیں۔

ظاہر ہے ایسے مقربینِ الٰہی سے جو لوگ بھی مقابلہ کرتے ہیں وہ حقیقت میں خدا تعالیٰ سے گویا جنگ کرتے اور مقابلہ کرتے ہیں! اور ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ سے جنگ کرنا اور مقابلہ کرنا سراسر دین اور دنیا کے لحاظ سے تباہی اور بربادی کا موجب ہے!

سیدنا حضرت نافلۂ موعود کا بابرکت دور

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ ثانیہ کے تیسرے عظیم مظہر وجود سیدنا حضور نافلۂ موعود ایدہ اللہ الودود کو کھڑا کیا ہے۔ آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک مبارک الہام یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ میں اس زمانہ کا داؤد قرار دیا ہے جس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے ایک موقعہ پر مجلس مشاورت میں فرمایا تھا کہ: "میں انتہائی عاجزی کے مقام پر ہوں۔ ایک ذرہ ناچیز کا بھی شاید کوئی مقام ہو مگر میں تو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کم تر ہوں مگر یاد رکھنا یہ ذرہ ناچیز خدا تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ جو اس سے مقابلہ کرتا ہے وہ یاد رکھے اس کا مقابلہ مجھ سے نہیں بلکہ خود خدا تعالیٰ سے ہے۔

یہی وہ بلند اور اعلیٰ روحانی مقام ہے جس کے بارے میں سیدنا حضرت مصلح موعود نے مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۶ء کو ربوہ کے مقام پر سالانہ جلسہ میں ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا:

"میں ایسے شخص کو جس کو خدا تعالیٰ خلیفہ ثالث بنائے ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر کھڑا ہو گا تو..... اگر

اطلاع

زرعی زمینوں پلاٹوں اور مکانات کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا محبوب معاون ادارہ اپنی روایتی دیانت و امانت کیساتھ سب سے پہلی جگہ پر آپکی خدمت کے لئے رواں دواں

انیس اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر

دفتر فون نمبر ۶۵۸

(نصرت آرٹ پریس گولبازار کے ساتھ گلی کے اندر)

گرمیوں کا چین
سیکوفین
دیدہ زیب۔ کم خرچ۔ پائیدار۔
سروس و فاضل پرزہ جات کی گارنٹی۔
ہوم ڈلیوری سکیم۔
نقد و آسان قسطوں پر۔
گارنٹی شدہ
سیکوفین
معیار میں بہتر۔
قیمت مقابلتاً ارزاں۔
ڈیلرز: اقبال ٹریڈرز لمیٹڈ
متصل ڈاکخانہ گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔" (خلافتِ حقہ اسلامیہ ص۱۸)

لاریب اس عظیم پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی آفاقی نشانات دکھائے ہیں جنہیں نہ صرف ہم نے بلکہ دنیا نے بھی حیرت و استعجاب سے دیکھا ہے ایسے جلالی نشانات ایک سعید انسان کے لئے درس عبرت کے لئے کافی ہیں۔ ایسے غیر معمولی جلالی نشانات کے بارے میں اس زمانہ کے حکم و عدل کو اللہ تعالیٰ نے آج سے قریباً اسّی سال قبل پیشگوئیوں سے نوازا تھا جن کا ذکر تذکرہ کے صفحہ ۳۶۱ تا ۳۸۸ کے علاوہ ضیاء الحق نامی کتاب مطبوعہ ۱۸۹۵ء کے صفحہ ۴۵-۴۶ و ۶۱ میں بھی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

سیدنا حضور نافلۂ موعود ایدہ اللہ الودود کے بابرکت دور میں ان غیر معمولی الٰہی نشانات کی بناء پر ہم احمدی مومن علیٰ وجہ البصیرت اس یقین پر قائم ہیں کہ سیدنا حضرت نافلۂ موعود ایدہ اللہ الودود کا مقام کوئی معمولی مقام نہیں اور آپ کا روحانی دور کوئی معمولی دور نہیں۔ آپ خدا تعالیٰ کی قدرتِ ثانیہ کے عظیم مظہر اور موعود وجود ہیں جن کے بابرکت دور میں دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر سے تازگی اور فتح کو ظاہر کرنے والی غیر معمولی فتوحات اور ترقیات مقدر ہیں جن کا ذکر کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز اتم اس زمانہ کے حکم اور عدل نے فرمایا ہے:

"خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ ... دنیا میں ایک حشر برپا ہوگا وہ اوّل الحشر ہوگا اور تمام بادشاہ آپس میں ایک دوسرے پر چڑھائی کریں گے اور ایسا کشت و خون ہوگا کہ زمین خون سے بھر جائے گی اور ان تمام واقعات کا مرکز ملک شام ہوگا۔ صاحبزادہ صاحب! اس وقت میرا لڑکا موعود ہوگا۔ خدا نے اس کے ساتھ ان حالات کو مقدر کر رکھا ہے۔ ان واقعات کے بعد ہمارے سلسلہ کو ترقی ہوگی اور سلاطین ہمارے سلسلہ میں داخل ہوں گے"

(تذکرہ صفحہ ۷۹۹)

یاد رہے کہ اس پیشگوئی میں موعود فرزند سے سیدنا حضرت اقدس ..... کے موعود پوتے سیدنا حضرت اقدس مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ الودود بھی مراد لئے جا سکتے ہیں کیونکہ آپ کے بارے میں سیدنا حضرت اقدس نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں تحریر فرمایا ہے:۔

"خدا نے نافلہ کے طور پر پانچویں لڑکے کا وعدہ کیا تھا ..... پانچواں لڑکا جو چار سے علاوہ بطور نافلہ پیدا ہونے والا تھا اس کی خدا نے مجھے بشارت دی کہ وہ کسی وقت ضرور پیدا ہوگا اور اس کے بارے میں ایک اور الہام بھی ہوا ہے جو اخبار البدر الحکم میں مدت ہوئی شائع ہو چکا ہے اور وہ یہ ہے کہ انا نبشرک بغلامٍ نافلۃً لک وانا فلۃً من عندی یعنی ہم ایک اور لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں وہ نافلہ ہوگا یعنی لڑکے کا لڑکا۔ یہ نافلہ ہماری طرف سے ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص۲۱۸ تا ۲۱۹)

اس پیشگوئی کے عین مطابق ہم احمدی مومن خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آج بھی اپنے فضل سے ہمیں ایک عظیم موعود سے نوازا ہے جو قدرتِ ثانیہ کے بابرکت روحانی نظام کا تیسرا مظہر اور مبارک وجود ہے۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک اللّٰھم متّعنا بطول حیاتہ۔ وانّا ما وعدتّنا علیٰ رسلک ولا تخزنا یوم القیٰمۃ انک لا تخلف المیعاد۔

خوبصورت • پائیدار • سبک رفتار
جی ایف سی گارنٹی شدہ پنکھے (رجسٹرڈ)
ملتے جلتے ناموں سے دھوکہ نہ کھائیں۔ پنکھا خریدتے وقت ہمارا ٹریڈ مارک 31812 اور ڈیلر شپ سرٹیفکیٹ ضرور دیکھ لیں
TRADE MARK GFC FAN
ربوہ میں واحد ڈیلر پاک آئرن سٹور گول بازار ربوہ

چہرے کی خوبصورتی کے لئے
چنبیلا کریم
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
الحمرا اسٹیٹس فون ۳۸۵۲
۶۹۹/A سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

پیٹ کی تمام بیماریوں کیلئے:
ہاضمون (رجسٹرڈ)
گھر میں ہر وقت رکھنے کا چورن:
نصرت دواخانہ ہاضمون
بالمقابل ایوان محمود۔ گول بازار ربوہ

سونے اور چاندی کے اعلیٰ، معیاری، عروسی زیورات نیز مغلیہ دور کے کندن کے اعلیٰ ڈیزائن بنانے کیلئے
نیو راحت علی جیولرز
غلام احمد اینڈ برادرز اکبر بازار شیخوپورہ فون ۳۱۸۱ فون رہائش ۳۹۹۱
کو یاد رکھیں

• رہائشی پلاٹس
• مکانات۔ اور
• زرعی اراضی
کی خرید و فروخت کیلئے
آپکی مخلصانہ خدمت کیلئے
چشم براہ
صدیق اسٹیٹ ایجنسی
اقصیٰ چوک۔ ربوہ
چوہدری محمد صدیق
فون دفتر ۶۴۰ فون رہائش ۵۴۰

احمد موٹرز آٹو موبائل انجینئرز
فون ۴۰۴۴۵
جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصاً اعلیٰ انتظام۔ گاڑیوں کی اطمینان بخش اور ہالنگ، ڈنٹنگ، پینٹنگ الیکٹرک، ویل بیلنسنگ، ویل الائنمنٹ کیلئے رجوع فرمائیں
عنایت بازار اوجڑی کیمپ مری روڈ راولپنڈی

کئی سال سے آپکی بے لوث خدمت کرنیوالا واحد ادارہ
احمد اسٹیٹس (رجسٹرڈ)
سکنی و زرعی اراضی، مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت کیلئے آپ کی خدمت کا متمنی
احمد اسٹیٹس (رجسٹرڈ)
انس مارکیٹ ربوہ
فون نمبر ۵۳۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹھرا، بواسیر، ذیابیطس، دمہ، پرانی خارش و چنبل، تبخیر معدہ

مطب ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

مردانہ و زنانہ خاص امراض کا بفضلہ کامیاب علاج:

فون ۶۳۴ رہائش ۵۳۴

جدید فیشن کیمطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے
نیو پاک جیولرز
۱۱۱ - فیروزپور روڈ
نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور
پروپرائیٹر
میاں عظیم قادر اینڈ سنز
فون ۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۶۴۶ رہائش ۴۱۸۶۴۵

HERCULES
مضبوطی میں بے مثال
کارکردگی میں لاجواب
رجسٹرڈ
ہرکولیس
امپورٹڈ میٹریل سے تیار شدہ
ہر قسم کی گاڑیوں کے سلنسر، پائپ، سلنسر بکس اور پچھلی سپیشلسٹ
میاں بھائی
۱۰ منٹگمری روڈ، لاہور۔ فون نمبر: ۳۰۵۴۰۴ ، ۳۰۵۳۹۶

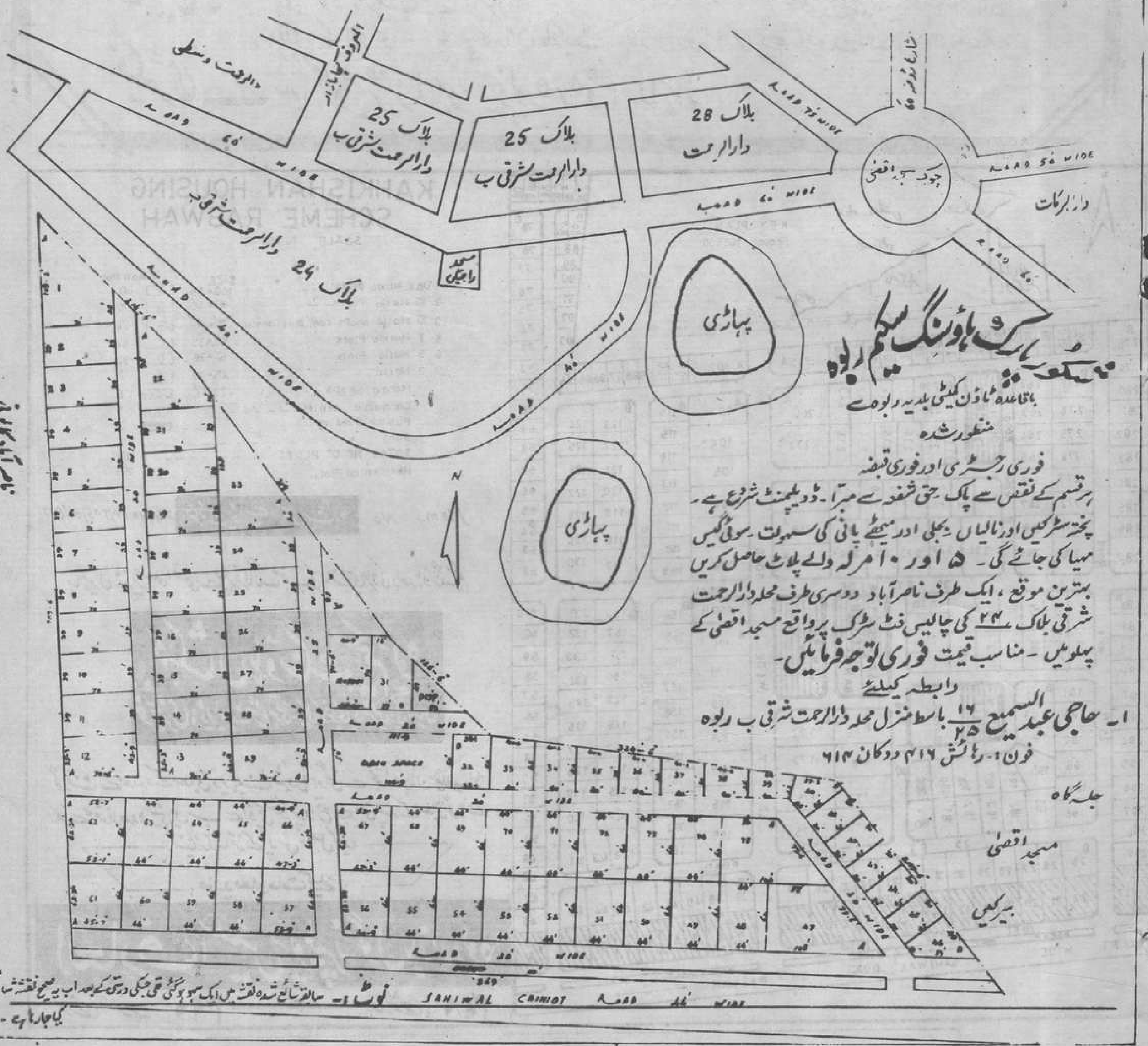

تعمیر ہاؤسنگ سکیم ربوہ
باقاعدہ ٹاؤن کمیٹی بلدیہ ربوہ سے منظور شدہ
فوری رجسٹری اور فوری قبضہ
ہر قسم کے نقص سے پاک۔ حق شفعہ سے مبرا۔ ڈویلپمنٹ شروع ہے۔ پختہ سڑکیں اور نالیاں۔ بجلی اور میٹھے پانی کی سہولت۔ سوئی گیس مہیا کی جائے گی۔ ۵ اور ۱۰ مرلہ والے پلاٹ حاصل کریں بہترین موقع، ایک طرف ناصر آباد دوسری طرف محلہ دارالرحمت شرقی بلاک ۲۴ کی چالیس فٹ سڑک پر واقع مسجد اقصیٰ کے پہلو میں۔ مناسب قیمت فوری توجہ فرمائیں۔
رابطہ کیلئے
۱۔ حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط منزل محلہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ
فون:- رہائش ۴۱۶ دوکان ۶۱۴

نوٹ:- سابقہ شائع شدہ نقشہ میں ایک سہو ہو گئی تھی جسکی درستی کے بعد اب یہ صحیح نقشہ شائع کیا جا رہا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر انجینئرنگ اینڈ سپریمیڈ

ایکسپورٹرز اینڈ امپورٹرز

گورنمنٹ کے منظور شدہ ٹھیکیدار برائے ملٹری - ریلوے - ٹیلیگراف - ٹیلی فون - واپڈا اور دوسرے شعبہ جات

● لوہے کے جستی تار ● خاردار تار ● کاسٹ آئرن کے (گھریلو استعمال کے) سیوریج پائپ ● سینٹری فٹنگز اور لوہے کے جستی پائپ

حاصل کرنے کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں

ہیڈ آفس :- حمید منزل ۸۹ انارکلی لاہور ۵۲۷۸۳، ۳۲۳۳۰۴، ۴۱۳۳۲۲ فون

شاخیں :- (i) لوہا مارکیٹ لاہور فون نمبر ۵۶۰۲۳

(ii) کے ایم سی - ۷۷ گارڈن مارکیٹ - لارنس روڈ، کراچی فون نمبر ۷۸۵۶۴

فیکٹری — ۲۲ کلومیٹر (لاہور شیخوپورہ روڈ) لاہور

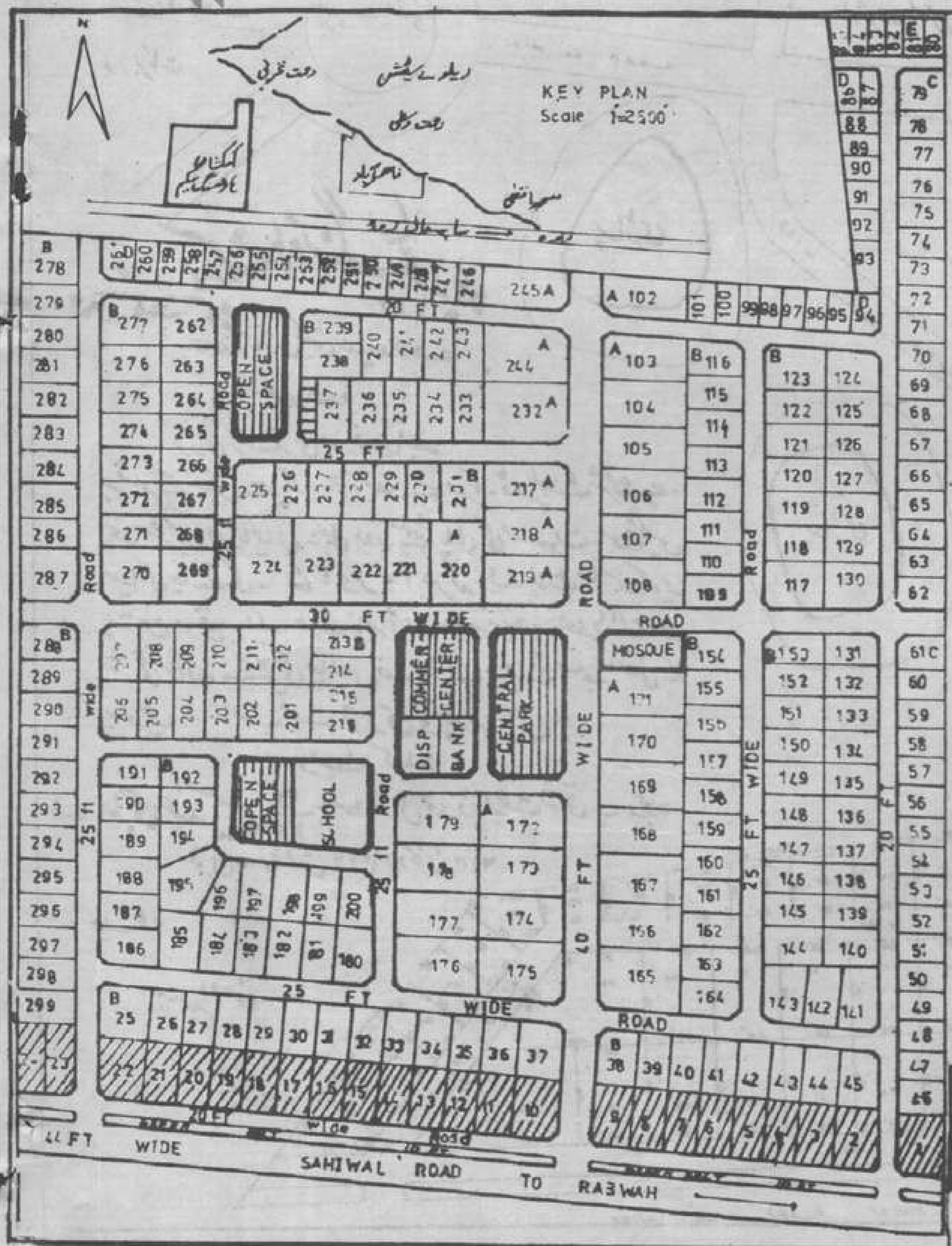

KAHKISHAN HOUSING SCHEME RABWAH

SCALE 1=150'

		SIZE		no of Plot
1	One kanal Plots	100×55'	A	33
2	10 Marla Plots	70×40'	B	170
3	10 Marla shops cum Residential	70×40'		24
5	7 Marlas Plots	55×35'	C	34
6	5 Marla Plots	50×28'	D	32
7	3 Marla	45×22'	E	6
	Mohala Shops	20×12'		6
	Commercial center			1
	Publick Building			3
	Bank			1
	TOTAL NO OF PLOTS			310
	Residential Plots			299

MEMO - NO حکومت پنجاب سے منظور شدہ DG/H&PP/TPS/81/897

ساہیوال روڈ پر مسجد اقصیٰ سے چار فرلانگ مغرب کی جانب اپنی طرز کی واحد ہاؤسنگ سکیم

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم ربوہ

خوشخبری : ڈیولپمنٹ شروع ہو گئی - بجلی کی فراہمی پکی سڑکیں، پکی نالیاں

گورنمنٹ سے معاہدہ کے مطابق ڈیولپمنٹ شروع ہو گئی ہے۔ مجوزہ پلان سیلاب اور کلر سے محفوظ حدود کمیٹی میں سب سے اونچی جگہ پر واقع ہے اپنی پسند کے مطابق گورنمنٹ سٹینڈرڈ سائز کے پلاٹس حاصل کریں

: مزید معلومات کیلئے :

العارف اسٹیٹس ڈیولپرز گول بازار ربوہ

فون آفس : ۴۹۸ — رہائش : ۴۷۸

• پبلشر مسعود احمد • پرنٹر سید عبدالحی • مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ • مقام اشاعت دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ